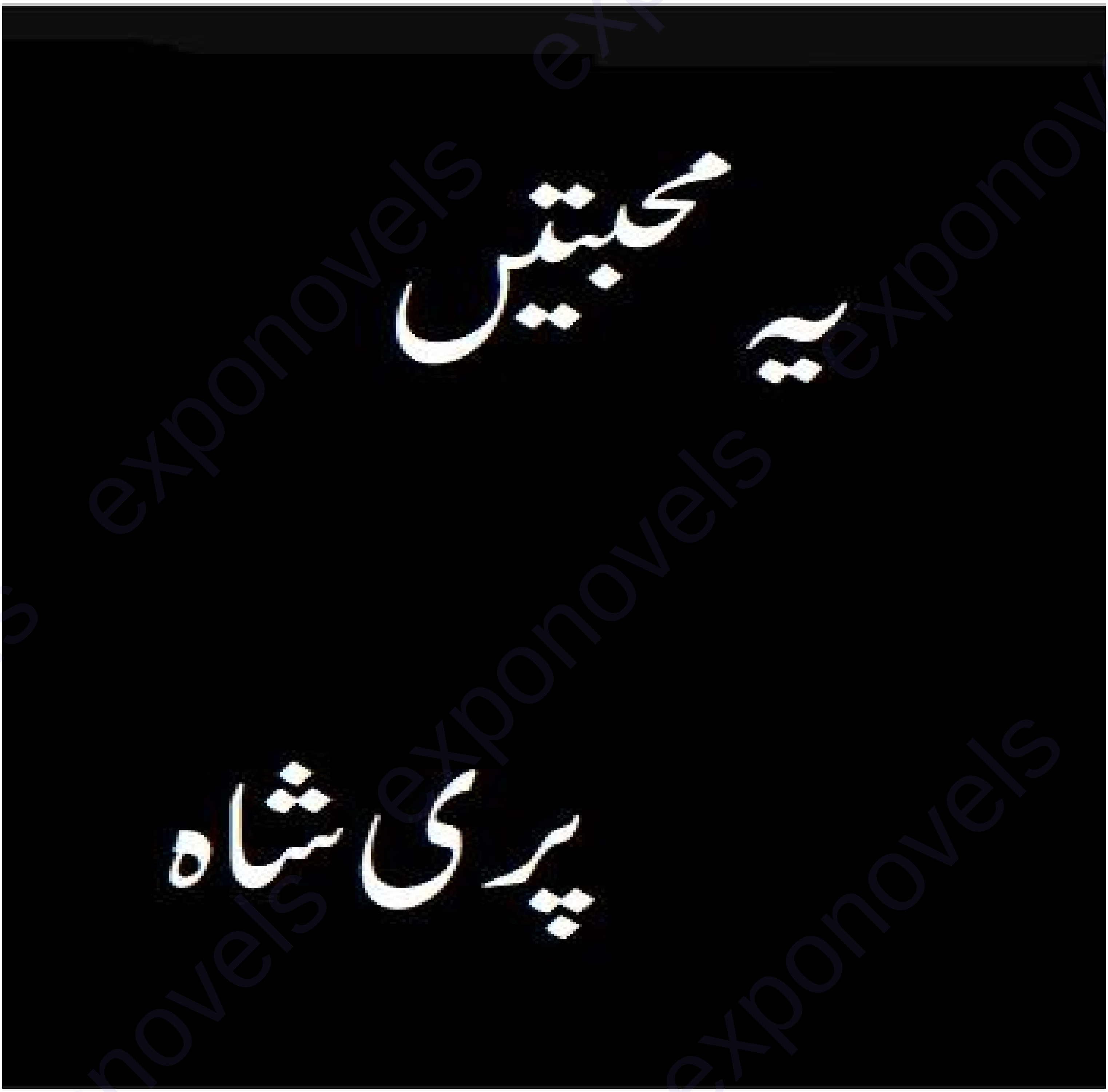

For more visit (exponovels.com)

بابا میں یہ نکاح نہیں کر سکتا

کیوں نہیں کر سکتے انکار کرنے کی کوئ خاص وجہ ہے تمہارے پاس ۔

ایک نہیں بہت ساری وجہ ہے اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ میں اسے پسند نہیں کرتا وہ میرے ٹائپ کی نہیں ہے ---

اچھا وہ لڑکی تمہارے ٹائپ کی نہیں ہے کیا میں جان سکتا ہوں جناب کو کس ٹائپ کی لڑکیاں پسند ہے ۔

گا

بابا آپ میری شادی دنیا کی کسی بھی لڑکی سے کروا دے میں خاموشی سے کر لو لیکن آپ کے دوست کی بیٹی سے شادی میں ہرگز نہیں کرو گا --

تمہیں آخر مسئلہ کیا ہے اس بچی سے کیا کمی ہے اس میں جو تم اس کے علاوہ کسی بھی لڑکی سے شادی کرنے کو تیار ہوں --بولوں ۔

بابا کمی کوئ نہیں ہے بس میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا --
نکاح تو تمہارا اس سے ہی ہو گا اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور ویسے بھی ابھی بس نکاح ہی ہو گا رخصتی اس کی پڑھائی پوری ہونے کے بعد ہوگئ مجھے یقین ہے رخصتی تک تمہاری اس بچی کے بارے میں رائے بدل جائے گئ ۔

اس کے بارے میں میری رائے کبھی نہیں بدلے گئ نہ آج نہ کل اور نہ کچھ مہینوں بعد آپ میرے ساتھ زبردستی کر کہ اچھا نہیں کر رہے اور اس بات کا احساس آپ کو بہت جلد ہو جائے گا ریحان ارشاد کو انگلی دیکھائے غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

ارشاد آپ بچوں کے ساتھ زبردستی کیوں کر رہے ہیں دونوں بچے ایک ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو آپ کیوں اتنا زور دے رہے ہیں

صائمہ تم اچھے سے جانتی ہوں میں کیوں اتنا زور دے رہا ہوں دونوں بچوں کی شادی کیلئے میں نے اپنے دوست سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کی بیٹی کا اپنی بیٹی کی طرح خیال رکھوں گا ۔

آپ نے شانزے کو سگے باپ سے بھی زیادہ پیار دیا ہے اس کی چھوٹی سے چھوٹی خوشی کا خیال رکھا ہے آپ نے ۔

اس لیے میں چاہتا ہوں جس بیٹی کو میں نے اتنا پیار دیا ہے وہ بیٹی ہمیشہ میرے ساتھ رہے ہماری نظروں کے سامنے رہے ۔

ارشاد میں آپ کے جذبات کو سمجھتی ہوں لیکن آپ بچوں کے جذباتوں کو بھی سمجھے شادی کے بعد اگر دونوں بچوں کی آپس میں نہ بنی تو کیا کرے گئے آپ تب بھی آپ زبردستی کرے گئے ۔۔

صائمہ جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھ سکتی تم بے فکر رہو کچھ نہیں ہوں گا تم نکاح کی تیاریاں کروں نکاح اسی جمعرات کو ہو گا ۔۔

ارشاد آپ ایک بار پھر سوچ لے یہ نہ ہو آپ کا فیصلہ بچوں کی زندگیاں تباہ کر دے ۔۔

کسی کی زندگی تباہ نہیں ہوگی یہ بات تمہیں بھی بہت جلد سمجھ آ جائے گی کہ میرا فیصلہ کتنا صحیح تھا ۔۔۔۔۔

***

For more visit (exponovels.com)

میری پیاری بھابھی جان آپ دوپہر کے اس وقت کیچن میں کیا کر رہی ہے سلیم شانزے کو کیچن میں کھڑا دیکھ اس کے پاس آتا ہوا بولا ۔

میں تمہاری بھابھی نہیں ہوں ۔۔تو مہربانی ہو گی مجھے بھابھی کہنا بند کرو ۔
یہ کیا بات ہوئ بھابھی جان آپ میرے بھائ کی بیوی بننے جا رہی ہے تو اس حساب سے تو میری بھابھی ہی ہوئ اور آپ تو جانتی ہے میں حساب کا کتنا پکا ہوں سلیم شانزے کے بگڑے ہوئے موڈ کو مزید بگڑانے کے لیے ہونٹوں پہ بڑی مسکراہٹ سجائے بولا ۔۔

اگر مجھے غصہ آگیا تو تمہارے سارے حساب کتاب نکال دو گی میں جانتی ہوں تم کتنے حساب کے پکے ہوں حساب کے اتنے ہی اچھے ہوتے تو اب تک گریجویٹ کر چکے ہوتے ۔

آئندہ مجھے کبھی بھابھی جیسے الفاظ سے پکارا تو میں تمہارا خشر بگاڑ دوگی بھابھی لفظ سے شانزے کے تن بدن میں آگ سی لگ گی تھی --

شانزے ارشاد کے سامنے مجبور تھی اس انسان کی بات سے وہ کبھی انکار نہیں کر) سکتی تھی جس نے اسے سگے باپ سے بھی زیادہ پیار دیا تھا
اگر اس کے پاس دوسرا کوئ بھی آپشن ہوتا تو وہ کبھی بھی ریحان سے شادی نہ کرتی
(---

میں تو تمہیں بھابھی ہی کہو گا چاہے تم میرا خشر بگاڑوں یہ مجھے جان سے مار دو
سلیم اگر تم نے ایک اور بار بھی یہ لفظ بولا تو میں تمہارا سر پھاڑ دوگی شانزے آگ بگولہ بنی پانی کا خالی گلاس اٹھائے سلیم کی جانب بڑھی --

یار تم تو سیریس ہی ہو گی میں تو مذاق کر رہا تھا ریلکس رہو سلیم شانزے کے ہاتھ میں گلاس دیکھے گھبراتے ہوئے بولا

اچھا ہے تمہیں بات سمجھے میں آگی ورنہ آج تمہارا سر شہید ہو جاتا شانزے سلیم کو یوں ہارتا ہوا دیکھ مسکراتے ہوئے بولی ---

زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری شادی تو میرے بھائ سے ہو کر رہی گئ میں بھی دیکھتا ہوں تم شادی کے بعد مجھے بھابھی کہنے سے کیسے روکتی ہوں میری پیاری بھابھی جان

۔سلیم شانزے کو آنکھ مارے وہاں سے بھاگ گیا ۔۔

تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں سلیم کے بچے شانزے غصے سے لال ہوئ سلیم کے پیچھے بھاگی -----

پہلے مجھے پکڑ کے تو دیکھاو سلیم ہال میں بھاگتے ہوئے اپنے پیچھے بھاگتی ہوئے شانزے کو چیڑاتے ہوئے بولا ---

سلیم میں کہہ رہی روک جاوں ورنہ میں سچی میں تمہارا سر پھاڑ دو گی شانزے ہانپتے ہوئے ہاتھ میں گلاس اٹھائے بھاگتے ہوئے سلیم سے بولی --

میں نہیں ڈرنے والا تمہاری ان دھمکیوں سے سلیم لبوں پر مسکراہٹ سجائے اس کے آگے آگے بھاگتے ہوئے بولا --

اچھا۔۔۔تو تم نہیں رکنے والے تو ٹھیک ہے بعد میں شکایت مت کرنا کہ میں نے وارن نہیں کیا تھا۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔کانچ کی آواز ایک دم ہال میں گونجی شانزے آنکھیں پھاڑے سامنے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

واہ۔۔واہ کیا بات ہے کیا نشانہ ہیں مگر افسوس نشانہ مس ہو گیا سلیم اپنے آگے ریحان کو کھڑا دیکھ شانزے کی بگڑتی حالت کا سوچتے ہوئے افسوس سے بولا۔۔

تمہارے پاس دماغ نام کی کوئی چیز ہے ۔۔اگر یہ گلاس کسی کو لگ جاتا تو جانتی ہو کیا ہوتا ریحان چند قدم دور کھڑی شانزے کو دیکھ اس پر بھڑک اٹھا۔۔

کسی کو لگا تو نہیں۔۔ شانزے ریحان کے غصے کی پرواہ کیئے بغیر بولی ایسا کبھی ہو سکتا تھا شانزے رہان کے آگے چپ رہ جاتی ۔۔رہان کو جواب دینا تو یہ اپنا فرض سمجھتی تھی ۔۔

آخر تم سمجھتی کیا ہوں خود کو ریحان چند قدم کا فاصلہ مٹائے شانزے کے پاس گیا اس کو بازوں سے پکڑے جھنجھوڑا گیا

جو تم خود کو سمجھتے ہوں اس سے تو کم ہی سمجتھی ہوں خود کو شانزے لبوں کو کھینچے

ریحان کو آگ لگا گئ ۔

بہت زبان چلتی ہے تمہاری ریحان شانزے کے بازوں کو زور سے دبائے اسے کی بارون بڑی آنکھوں میں دیکھنے لگا

اللہ نے زبان دی ہے تو چلاوں گی اب زبان کو تالا لگا کر ڈبے میں بند تو نہیں کر سکتی تمہارے پاس بھی زبان ہے تم بھی جتنی مرضی چلاوں کسی نے روکا

تھوڑی ہے شانزے بازوں سے اٹھتے ہوئے درد کو چھپائے ریحان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی

کئ سکینڈ دونوں ایک دوسرے کو غصے سے دیکھتے رہے دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کے لیے صرف اور صرف نفرت تھی نفرت کے علاوہ کوئ اور احساس ان کی آنکھوں میں نہ دیکھنے کے برابر تھا---

واہ---کیا جواب دیا ہے میری پیاری بھابھی نے بھائ تو لاجواب ہی ہو گئے گریٹ بھابھی سلیم دونوں کی لڑائی انجوائے کرتے ہوئے تالیاں بجاتے بولا---

بھابھی نہیں ہے یہ تمھاری اور نہ ہی کبھی ہوگی ریحان شانزے کو پڑے جھٹکے غصے سے سلیم کو دیکھتے ہوئے بولا--

ہاں تو مجھے بھی کوئی بھابھی بننے کا شوق نہیں ہے شانزے بھی غصے سے بھری بولی --

تو پھر کیوں کر رہی ہوں شادی انکار کیوں نہیں کر دیتی ۔

تم کیوں نہیں انکار کرتے مجھے تو لگتا ہے تم خود مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہوں تاکہ تم مجھے اپنا غلام بنا سکوں اور مجھ سے بدلے لے سکوں

واہ---کیا بات ہے اب بس یہی سننا رہ گیا تھا مجھے لگتا تھا کہ تم تھوڑی پاگل ہو لیکن مجھے آج اندازہ ہوگیا ہے تم تھوڑی نہیں تم پوری پاگل ہوں --

ریحان ایک تلخ نظر شانزے پر ڈالے وہاں سے نکل گیا ۔

ریحان کے جاتے ہی سلیم کا قہقہ ہال میں گونجا --

اب تم کیوں گلہ پھاڑ کر ہنس رہے ہوں شانزے سلیم کو یوں ہنستا دیکھ بولی --

میں سوچ رہا تھا بابا نے کیا سوچ کر تم دونوں کی شادی کرنے کا سوچا بلی چوہے کی طرح لڑتے ہو تم دونوں کیسے رہو گے ایک ساتھ ۔

دفع ہو جاوں یہاں سے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہاری وجہ سے مجھے اس کھڑوس کے منہ لگنا پڑا شانزے پیر پٹکتی ہوئ اپنے کمرے کی جانب بڑھی ----

اے میرے خدا دونوں کو ایک ساتھ سکون سے رہنے کی توفیق دینا ورنہ ان دونوں کی لڑائی سے یہ گھر ضرور چڑیا گھر بن جائے گا ---

***

بیگم سب تیاریاں ہوگی شاپنگ مکمل ہوگی ۔

ہاں سب تیاریاں مکمل ہو گی ہے اب بس خیر سے کل کا دن نکل جائے ۔

تم فکر نہ کرو سب خیر سے ہو جائے گا ۔

ارشاد آپ ایک بار پھر سوچ لے کہی ہم غلطی تو نہیں کر رہے صائمہ اداس ہوتے ہوئے بولی

دونوں بچوں کے اداس چہرے انہیں ٹینشن میں مبتلا رہے تھے

اب سوچنے کا وقت نہیں ہے اب تو اپنے فیصلے پر عمل کرنے کا وقت ہے کل کا دن جتنا ہمارے لیے خاص ہو گا اس سے کہی زیادہ ہمارے بچوں کے لیے خاص ہے تم پر سکون ہو کر سو جاوں ۔

اللہ بس ہمارے بچوں کے نصیب اچھے کرے میں تو بس اب ان دونوں کے لیے دعا ہی کر سکتی ہوں اللہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے بے پناہ محبت پیدا کرے دے ---آمین--

انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا چلو اب سو جاوں رات کافی ہو گئ ہے ارشاد اپنے اوپر کمبل لیے لیٹ گئے --

صائمہ بھی اپنے دونوں بچوں کے لیے بھر پور دعائیں مانگے سو گئ --

****

پوری حویلی رنگ برنگی لائٹوں اور پھولوں سے سجی ہوئ تھی تمام مہمان آ چکے تھے گھر کے سب افراد بھی تیار ہو کر ہال میں موجود تھے --

ریحان بلیو ٹو پیس میں بہت ہینڈسم لگ رہا تھا چوڑا سینا ،چھ فٹ سے نکلتا لمبا قد کالی درمیانی آنکھیں ،کھڑی ناک کالے بارون بال جو بڑی مہارت سے سیٹ کئے، ہوئے تھے --

بلیو رنگ اس کی سفید رنگت کو اور بھی نکھار رہا تھا ---

سب مرد ہال میں موجود تھے نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی۔۔

مولوی نکاح کی رسم شروع کر چکا تھا رہان بے بس بیٹھا اپنے ہی خیالوں میں گم تھا یہاں تک اسے مولوی کی آواز بھی سنائ نہیں دے رہی تھی۔

مولوی دو مرتبہ رہان سے پوچھ چکا تھا۔۔

بیٹا کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔سب کی نظریں رہان پر تھی جو گم سا بیٹھا سب کو پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا۔۔

ارشاد کا دل بیٹھا جا رہا تھا لاکھ سوال ان کے ذہن میں گردش کرنے لگے۔۔

بھائ مولوی صاحب آپ سے کچھ پوچھ رہے ہیں سلیم رہان کو گم سم بیٹھا دیکھ رہان کو کندھے سے ہلاتے ہوئے ہوش میں لایا۔۔۔

بیٹا میں آپ سے آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔

قبول ہے رہان ارشاد کی طرف دکھ بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا ---
سب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گی نکاح نامے پر سائن کرتے ہی مبارک باد کا سلسلہ شروع ہوگیا --
رہان کو مبارکباد دیے سلیم اور ارشاد مولوی صاحب کو لیے اندر کی جانب بڑھے جہاں شانزے اور باقی خواتین تھی ----

شانزے دولہن بنی پہلے سے ہی انتظار میں بیٹھی ہوئ تھی وائٹ فل فیری فراک جس پر گولڈن سٹون کا کام ہوا تھا پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی
بارون بڑی آنکھیں اس پر مڑی ہوئ پلکیں آج غضب ڈھا رہی تھی چھوٹی ناک پتلے ہونٹ جو پنک کلر سے سجے ہوئے تھے ۔بال جو کے ڈھیلے جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے تھے اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہے تھے --

مولوی صاحب کے آتے ہی صائمہ نے اس کے چہرے کو سفید نیٹ کے ڈوپٹے سے ڈھانپ دیا جس سے شانزے کا چہرہ فل چھپ گیا تھا---

نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی مولوی صاحب شانزے سے سائن لیے باہر چلے گئے ارشاد شانزے کو مبارک باد دیے اسے اپنے سینے سے لگا گئے آج دونوں بچوں نے ان کا مان رکھا تھا آج ان کا وعدہ پورا ہو گیا تھا جو انہوں نے اپنے مرتے ہوئے دوست سے کیا تھا۔

ہمیشہ خوش رہوں ارشاد شانزے کے سر پر بوسہ دیے آنکھوں میں آئ نمی چھپانے کے لیے فورا باہر چلے گئے---

مبارک ہو میری بچی اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں دیں۔

صائمہ کہہ شانزے کے گلے لگ گی

۔

شانزے کو اپنے ماں باپ کہ نہ سہی لیکن ان لوگوں سے جتنا پیار ملا تھا شاید ہی اس کے اپنے ماں باپ سے اتنے پیار ملتا شانزے آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو صاف کیۓ زور سے صائمہ سے لپیٹ گی ۔۔

***

بھابھی جان بہت مبارک ہو آخر کار آپ میری بھابھی بن ہی گئ سلیم شانزے کے کمرے میں داخل ہوئے بولا ۔۔

میں نے کتنی بار بولا ہے بھابھی مت بولوں مجھے میرے نام سے ہی بولاوں جیسے پہلے بولاتے تھے ۔

پہلے کی بات کچھ اور تھی اب تو میں آپ کو بھابھی ہی بولاوں گا ۔

ٹھیک جیسے تمہیں ٹھیک لگے آج سے ہماری دوستی اور بہن بھائی کا رشتہ بھی ختم

آج سے میں صرف تمہاری بھابھی ہوں اور تم میرے دیور آج سے تم مجھے سے زیادہ بات نہیں کر سکتے اور نہ ہی مجھے تنگ کر سکتے ہوں ۔۔

کیوں ایسا کیوں ۔۔ سلیم پریشان ہوا ۔

تم نے خود ہی تو مجھے اپنی بھابھی بنایا ہے سب رشتے چھوڑ کر تم نے بھابھی کا رشتہ چنا ہے

اور بھابھی کے رشتے سے میں تم سے بڑی ہوئ ۔

For more visit (exponovels.com)

چلو اب جاوں مجھے ڈریس چینج کرنا ہے شانزے اپنی ہنسی چھپائے بولی وہ جانتی تھی سلیم ایسا ہرگز نہیں چاہے گا کہ سب رشتے ختم کر کے وہ صرف بھابھی کا رشتہ رکھے وہ تو اسے اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح چاہتا تھا اس لیے تو ہر وقت تنگ کرتا تھا اسے --

ٹھیک ہے تم جیت گئ نہیں کہوں گا تمہیں بھابھی تم میری بہن ہو اور ہمیشہ رہو گی بھابھی کے چکر میں میں اپنی بہن نہیں کھو سکتا لیکن کبھی کبھی میں تمہیں بھابھی بولا سکتا ہوں میرے بھی چھوٹے چھوٹے ارمان ہے کہ میں بھی کسی کو بھابھی بولوں تم ان ارمانوں کو ختم نہیں کر سکتی --

ٹھیک ہے کبھی کبھی تم بولا سکتے ہوں شانزے سلیم کے معصوم سے چہرے کو دیکھ ہنستے ہوئے بولی ---

تم بہت چالاک ہوں اپنی بات مناوا ہی لیتی ہوں

آخر بہن کس کی ہوں ۔

شہزادے سلیم کی سلیم اپنا کالر اوپر کیۓ بولا جس سے دونوں کا قہقہ کمرے میں گونجا۔۔۔

****

ماما۔۔۔ماما۔۔۔ریحان غصے سے چیخا ۔

کیا مسئلہ ہے کیوں سارا گھر سر پر اٹھایا ہوا ہے صبح صبح ۔۔ ماما میری شرٹ کا یہ حال کس نے کیا آپ کو پتہ ہے یہ میری فیورٹ شرٹ تھی ۔

شانزے جو ابھی آئ تھی ریحان کی بات سن کے دروازے پر ہی رک گئ آج اس کی خیر نہیں تھی ۔

یا اللہ شرٹ تو میں نے چھپا دی تھی یہ کھڑوس کو کہاں سے مل گئ شانزے دل ہی دل میں بولی --

تم نے میری شرٹ کا یہ حال کیا ہے ریحان شانزے کو دروازے پر گھبرایا ہوا کھڑا دیکھ اس کے پاس آیا اور شرٹ کو اس کے آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا شرٹ بری طرح سے جلی ہوئ تھی --

نہیں میں نے نہیں کیا یہ مجھے کیا پتہ تمہاری شرٹ کیسے جلی مجھ پر الزام مت لگاو شانزے اپنی گھبراہٹ چھپائے بولتی ہوئ صائمہ کی جانب بڑھی اگر ایک سکینڈ اس کھڑوس کے پاس روکتی تو وہ کھڑوس شاید اس کی جان لے لیتا --

ایک شرٹ کے لیے اتنا شور کیوں ڈال رہے ہوں شرٹ ہی تو ہے نئ آ جائے گی صائمہ غصے سے بھری ریحان کو دیکھتے ہوئے بولی --

یہ میری فیورٹ شرٹ تھی اور جس نے بھی اس کا یہ حال کیا اس کا تو نقشہ بھگاڑ دو گا ریحان کی نظریں شانزے پر تھی جیسے ابھی اسے اپنے غصے سے جلا دے گا --

شانزے کو کیوں ایسے دیکھ رہا ہے وہ کہہ تو رہی ہیں کہ اس نے نہیں کیا یہ سب اور اگر کیا بھی ہوتا تو اس میں اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے ایک شرٹ ہی ہے نئ آ جائے گئ ۔

اچھا ایسا ہے اب میری اس گھر میں کو ویلیو نہیں رہی اور نہ ہی میری چیزوں کی کوئ قدر رہی ہے
اور یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے جب سے اس گھر میں آئ ہے سب اس کے ہی دیوانے بنے بیٹھے ہیں دیکھ لو گا اسے میں ریحان غصے سے بولے واش روم میں گھس گیا ۔۔۔

پاگل ہو گیا ہے یہ لڑکا صائمہ بھی کمرے سے باہر نکل آئ ۔۔

شکر ہے اللہ کا میری جان بچ گی ورنہ یہ کھڑوس آدمی تو آج میری جان لے لیتا اللہ میاں آپ تو دیکھ رہے ہیں میں نے جان بوجھ کر اس کی شرٹ نہیں جلائ وہ غلطی سے سلیم کی شرٹ سمجھ کے میں نے اس کی جلا دی ۔

چل شانزے یہاں سے بھاگ لے اس سے پہلے وہ کھڑوس سنگ پر تمہارے سر پر نازل ہو جائے شانزے کمرے میں نظریں دوڑائے وہاں سے بھاگ گئ ---

*****

ریحان آج سے شانزے کو یونیورسٹی تم لے کر بھی جایا کرو گے اور لے کر بھی آیا کرو گے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے سب خاموشی سے ناشتہ کر رہے تھے کہ ارشاد کی آواز گونجی --

ریحان اور شانزے نے ایک سکینڈ کے لیے ایک دوسرے کی طرف دیکھا ان کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے کسی نے اس کے سر پر بھم پھوڑا ہوں

بابا اس کی ضرورت نہیں ہے میں ڈرائیو انکل کے ساتھ چلی جاوں گئ اور ویسے بھی تو میں ہمیشہ ان کے ساتھ جاتی ہوں --

ہاں تم ان کے ساتھ جاتی ہوں لیکن اب تم ریحان کے ساتھ جایا کروں گی اب تم اس کی ذمہ داری ہوں ڈرائیو انکل کی نہیں ۔
ڈیڈ پہلے بھی تو ڈرائیو لے کر جاتا تھا اب لے کر جانے میں کیا مسئلہ ہے ریحان ناشتہ چھوڑتے ہوئے بولا

میں نے بولا ہے تم لے کر جایا کروں گے تو بحث کس بات کی ہے ڈرائیو اب میرے ساتھ جایا کرے گا اب مجھ سے گاڑی نہیں چلتی اور ڈاکٹر نے بھی ڈرائیو کرنے سے منع کیا ہے --

جلدی چلو میں تمہارا ہرگز باہر انتظار نہیں کرو گا ریحان غصے سے ٹیبل سے اٹھتے ہوئے شانزے سے بولا --

رہان اپنی زندگی سے تنگ آگیا تھا جب سے شانزے اس کی زندگی میں شامل ہوئ تھی اس کی زندگی پوری بدل گئ تھی اب ہر وقت غصہ اس کے سر پر سوار ہوتا تھا اس کی اپنی زندگی جیسے ختم ہوگئ تھی ہر کام ،ہر بات شانزے سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جاتی تھی --

میں نے بولا تھا میں زیادہ انتظار نہیں کرو گا ایک بات تمہاری سمجھ نہیں آتی ریحان باہر آتی ہوئ شانزے کو دیکھ اس پر برس پڑا ---

میں ٹائم پر ہی آئ ہوں بابا کا غصہ مجھ پر نکالنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے بابا سے نہیں بولا میرا ڈرائیو بدلنے کے لیے شانزے ریحان کے غصے کو اگنور کیے گاڑی کی پیچھلی سیٹ پر جاکر بیٹھ گی --

ڈرائیور --- میں ڈرائیور -- یہ اللہ مجھے صبر دے کہی میں اس لڑکی کا قتل ہی نہ کرو دو ریحان اپنا غصہ کنٹرول کیے ڈرائیونگ سیٹ پر جا بیٹھا ---

آگے آو میں تمہارا ڈرائیور نہیں ہوں جو تم میڈم کی طرح بڑے آرام سے پیچھے بیٹھی ہوں --

ریحان مرر سے پیچھے بیٹھی شانزے کو دیکھتے ہوئے بولا --

شانزے سوچ میں پڑگئ جائے یہ نہیں --

اتنا سوچ کیا رہی ہوں اگر آگے نہیں بیٹھنا تو گاڑی سے اتر جاوں میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے کر جا سکتا ریحان گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پیچھے دیکھنے لگا --

شانزے بابا کا سوچتے ہوئے پیچھے سے اگلی سیٹ پر آگئ ---

****

ماما آپ سب مجھے اکیلے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں ۔شانزے صائمہ کے ساتھ پیکنگ میں مدد کرتے ہوئے اداسی سے بولی --

تم اکیلی کہاں ہوں ریحان بھی تو ہے

اسی بات کی تو فکر ہے شانزے اتنے آرام سے بولی کہ پاس کھڑی صائمہ بھی سن نہیں پائ --

ہمارا جانا ضروری نہ ہوتا تو میں تمہیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاتی اور تمہیں بھی تو ساتھ نہیں لے کر جا سکتی تمہارے ایگزام ہو رہے ہیں --

ہم کچھ ہی دن میں واپس آ جائے گئے ۔

تم اپنا اور ریحان کا خیال رکھنا صائمہ شانزے کا گال سہلاتے ہوئے پیار سے بولی

--

شانزے صائمہ کے سینے سے لگے اپنے آنسو کو چھپانے لگی آج پہلی دافع ایسا ہو رہا تھا کہ شانزے صائمہ کے بنا اکیلی گھر رک رہی تھی ورنہ صائمہ جہاں جاتی تھی شانزے ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتی تھی --

چلو اب جلدی سے پیکنگ کر لیتے ہیں ورنہ تمہیں تمہارے بابا کا پتہ تو ہے وقت کے کتنے پابند ہے اگر تھوڑی سی بھی دیر ہوئ تو انہیں موقع مل جائے گا مجھے باتیں سنانے کا --

****

ریحان ڈرائیو کو بولوں یہ سب بیگ بھی گاڑی میں رکھ دے صائمہ اپنے بیگ بھی ریحان کو دیے بولی --

اب ہم چلتے ہیں تم اپنا خیال رکھنا اور اچھے سے پیپر دینا صائمہ شانزے کی پیشانی کو چومے اسے سینے سے لگا گئ --

ماما مجھے بھی بھابھی سے ملنا کا موقع دے ہم بھی ویٹنگ لسٹ میں شامل ہے سلیم دونوں کو ایموشنل ہوتا دیکھ شرارت سے بولا --

میں باہر جا رہی ہو تم بھی جلدی آ جانا تمہارے بابا ہمارا آئیر پورٹ پہ انتظار کر رہے ہیں صائمہ سلیم سے بولے باہر گاڑی کی جانب بڑھی ---

اللہ حافظ پیاری بھابھی جان آپ یہاں رہ کر پیپر دے اور میں تو چلا انجوائے کرنے کتنا مزہ آئے گا شادی پہ مجھے تو ابھی سے سوچ کے مزہ آ رہا -

بہت ہی فضول قسم کے بھائی ہوں تم کیا ضرورت ہے شادی پہ جانے کی یہی پر رہتے ہمارے ساتھ شانزے غصے سے بولی --

بہت اچھے خود تو شادی میں جا نہیں رہی اور میرے بھی مزے خراب کرنے پر لگی ہوئی ہے --
تم رہو اپنے کھڑوس شوہر کے ساتھ اور ہاں اپنا خیال رکھنا شیر سے الجھنے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہیں بچانے کے لیے کوئی نہیں ہو گا جتنی زبان کم چلاؤں اتنی ہی فائدے میں رہوں گی سلیم ہنستے ہوئے بولا --

تم مجھے زیادہ نصیحت مت دو اپنا خیال مجھے رکھنا آتا ہے فکر تو تمہارے بھائی کو کرنی چاہیے -

For more visit (exponovels.com)

میرا کام تھا تمہیں آگاہ کرنا اب اس پہ عمل کرنا یا نہ کرنا تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے چلو اب میں چلتا ہوں اپنا خیال رکھنا ۔۔

سلیم باہر کی طرف بڑھا صائمہ کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے روانہ ہو گئے ۔۔

شانزے اور رہان دونوں کو الوداع کیئے اندر چلے آئے ۔۔۔

****

رکو !کہاں جا رہی ہو ریحان شانزے کو بیگ شولڈر کے ساتھ لگائے جاتا دیکھ اس کی طرف آیا ۔۔

میں کہی بھی جاوں تمہیں اس سے مطلب ؟

شانزے اس کی جانب مڑی ۔

بلکل۔۔شاید تم بھول رہی ہوں کہ کچھ دن پہلے ہی تم نے نکاح نامے پر دستخط کر کے خودکو میرے حوالے کیا ہے ۔۔

اب تم میری ملکیت ہوں اور تمہاری ہر بات ہر کام سے مجھے مطلب ہو گا سمجھی ریحان آنکھوں میں نفرت لیے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔ ----

ہاں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ میں تمہاری غلام ہو گئ ۔۔میں اب بھی جو چاہوں کر سکتی ہوں تم مجھے روک نہیں سکتے ۔۔

اچھا۔۔۔ایسی بات ہے تو تم مجھے اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نکال کر دیکھاوں

ریحان اسے چیلنج کرتے ہوئے پیچھے ہٹے اسے راستہ دیے پیچھے ہوا ۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ریحان دیکھو تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے --میں ماما اور بابا کو شکایت لگاؤ گئ

ریحان کے لہجے میں اس قدر سختی تھی کہ شانزے کی آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئ اور ویسے بھی اس وقت اس کے ساتھ بحث کر کے اپنے پاوں پڑ خود کلہاڑی نہیں مار سکتی تھی ---

کیوں کیا ہوا ڈر گئ بریو گرل---

میں ڈرتی نہیں ہو وہ تو میں ایسے ہی لڑائی نہیں کرنا چاہتی کل میرا لاسٹ پیپر ہے اس کی تیاری کے لیے میں اپنا ذہن پرسکون رکھنا چاہتی ہوں بس اسی لیے --

کل تمہارا لاسٹ پیپر ہے تو تم تیاری کرنے کی بجائے بیگ پکڑے کہاں جا رہی ہو -

وہی تو کرنے جا رہی ہو مجھے کچھ ٹاپک سمجھ نہیں آ رہے تھے اس لیے میں اپنی فرینڈ کے پاس جا رہی تھی وہ میری مدد کر دی گئ --آج پہلی بار شانزے اسے کسی

چیز کی وضاحت دے رہی تھی وہ بھی بس اس لیے کہ آج اسے اس کے غصے سے بچانے والا کوئی نہیں موجود تھا گھر میں صرف یہ دونوں ہی موجود تھے ملازمہ بھی اپنے کواٹر میں تھی ---

اب میں جاوں شانزے بیگ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگی جو اسے ہی گھور رہا تھا----

نہیں تم کہی نہیں جاوں گئ --

نہیں---اگر میں نہیں گئ تو کل کے پیپر میں میں فیل ہو جاوں گئ --

نہیں ہوگئ تم فیل بتاوں کونسے سے ٹاپک ہے میں سمجھا دیتا ہوں لیکن تم گھر سے باہر نہیں جاوں گئ

تم کیسے سمجھاوں گئے وہ بہت مشکل ٹاپک ہے تمہیں بھی سمجھ نہیں آئے گئیں شانزے جتنی اس سے اپنی جان چھوڑانا چاہتی تھی اتنا ہی وہ اس کے گلے پڑ رہا تھا ---

تم میری قابلیت پر شک کر رہی ہوں ریحان اس کی طرف دیکھے اپنی آئ برو اچکائے بولا---
چلو سٹڈی روم میں اور بتاوں کونسا ٹاپک ہے ریحان سٹڈی روم کی جانب بڑھتے ہوئے بولا --

یا اللہ ---کس مصیبت میں پھسا دیا اس جن سے پڑھنے کی بجائے میں فیل ہی ہو جاتی تو اچھا تھا ابھی اس سے پنگا بھی نہیں لے سکتی --

آنے دو ماما، بابا کو ایک ایک شکایت لگاؤں کی اس جن کی لیکن تب تک اللہ میاں جی مجھے اس سے محفوظ رکھنا شانزے اس کے پیچھے آہستہ آہستہ سے چلتے ہوئے بڑبڑائے جا رہی تھی----

***

شانزے یار تمہیں سمجھ کیوں نہیں آ رہی پانچویں مرتبہ میں تمہیں سمجھا رہا ہوں --- ریحان اسے بار بار سمجھائے تنگ آگیا تھا لیکن ایک لفظ بھی اس کے پلے نہیں پڑ رہا تھا اب ریحان کو غصہ آنے لگا تھا --

نہیں سمجھ آ رہا تو نہیں آ رہا ویسے بھی میتھ میرا نا پسندیدہ سبجیکٹ ہے اس لیے میں نے بولا تھا مجھے اپنی فرینڈ کے پاس جانے دو وہ مجھے بہت اچھے طریقے سے سمجھاتی ہے اس کے سمجھانے سے تو مجھے ایک منٹ میں سمجھ آ جاتی ہے ----

وہ ایسا کیا کرتی ہے کہ تمہیں اتنی جلدی سمجھ آ جاتی ہے --
مجھے پیار سے سمجھاتی ہے تمہاری طرح غصے سے نہیں --
رہنے دو تم تم سے نہیں ہو گا میں کل صبح اس سے جا کر سمجھ لو گی ۔مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے میں کھانا کھانے جا رہی ہوں تمہیں بھی چاہیے تو بتا دوں تمہارے لیے بھی لے آتی ہو --
شانزے اپنی کتابیں بیگ میں ڈالنے لگی --

ویسے تو تم بہت چلاکو ماسی بنتی پھرتی ہوں لیکن میتھ تمہیں سمجھ نہیں آتا ۔

مجھے بہت اچھے سے سمجھ آتا ہے لیکن جس طرح آپ سمجھاتے ہیں اس طرح مجھے سمجھ نہیں آتا ----

اور ویسے بھی میتھ سمجھانا ہر کسی کی بس کی بات نہیں ہوتی شانزے جاتے ہوئے ریحان کو طنز کیئے بنا نہیں رہ سکی ---

جو خود ہی سمجھنا نہیں چاہتا اسے کیا میری سمجھ آئے گی ریحان نے اپنی انسلٹ برداشت نہیں ہوئی ---

یا اللہ مجھے صبر دینا نہ جانے کس نمونے کو آپ نے میری زندگی میں شامل کر دیا ہے میں نے کون کون سے خواب دیکھے تھے اپنی لائف پارٹنر کے حوالے سے لیکن یہ تو بلکل اس کے برعکس ہے ریحان سرد آہ بھر گیا ----

For more visit (exponovels.com)

****

ریحان پلیز مجھے شادی پر لے جاوں --
شانزے آخری پیپر دیے سیدھا یونیورسٹی سے ریحان کے آفس جا پہنچی ---

تم یہاں کیا کر رہی ہوں اور کس کے ساتھ آئی ہوں میں نے منع کیا تھا کہ تم اکیلے کہی نہیں جاوں گی تو تم یہاں کیوں آئی ---
ریحان اسے اپنے آفس میں دیکھ غصے سے اس پر چیخا --

اتنا چیخ کیوں رہے ہوں اکیلے نہیں آئی اپنی فرینڈ کے ساتھ آئی ہو مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی اس لیے آئی ہو ورنہ مجھے بھی یہاں آنے کا کوئی شوق نہیں ہے --

اور یہ فضول بات تمہاری ضروری بات تھی ریحان کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا ماما بابا کی وجہ سے وہ اس سے اتنے دن سے نرمی سے بات کر رہا تھا ورنہ اسے دیکھ اس کا غصے خود بخود ہی ہائ ہو جاتا تھا۔۔
لیکن آج اس کی برداشت ختم ہوگئ اور وہ اس پڑ پھٹ پڑا تھا۔۔۔

یہ فضول کی بات نہیں ہے مجھے شادی پر جانا ہے
وہ بھی ابھی شانزے بھی غصے سے بھری بولی اس کی سوچ کے مطابق جب سے نکاح ہوا تھا ریحان اس پر کچھ زیادہ ہی حکم چلانے لگا تھا اور یہ بات شانزے کو کھٹک رہی تھی ۔۔اس لیے آج اپنی بات پر بضبد تھی ۔۔۔

گھر چلو گھر چل کر بات کرتے ہیں یہاں تماشہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ریحان اسے بازو سے پکڑے گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا۔۔۔

چھوڑوں مجھے میں خود چلی جاوں گئ گھر شانزے اپنا بازوں چھوڑانے کی بھر پور کوشش کرتے ہوئے بولی ۔۔

چپ چاپ یہاں بیٹھو ورنہ۔۔۔ریحان اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر پھینکے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے گاڑی لاک کر گیا۔۔۔۔

بہت بدتمیز ۔۔اکڑو کھڑوس انسان ہو تم ۔۔۔شانزے غصے سے چلائ ۔۔۔

خاموش ہو جاوں شانزے ورنہ کچھ برا ہو جائے گا ریحان دانت چباتے ہوئے بولا ۔۔

شانزے اس پر لعنت بھیجے خاموش آنسو گرانے لگی ۔۔۔

****

ماما بابا کو گھر آنے دو سب بتاوں گی انہیں ۔۔ تمہیں ڈانٹ نہ پرواۓ تو میرا نام بھی شانزے نہیں شانزے گھر کے اندر داخل ہوئ بڑبڑائ ۔۔۔

تم پاگل تو نہیں ۔یہ جان بوجھ کر میرے سامنے پاگل بنتی ہو شادی کل کی ختم ہو چکی ہے تم وہاں جا کر کیا کروں گئ ۔۔
ابھی ختم نہیں ہوئ رات کو ولیمہ ہے مجھے سلیم نے بتایا ہے ۔
تم ولیمہ پر جا کر کیا کرو گی چپ چاپ گھر رہو اور ویسے بھی کل سب واپس آ جائے گئے ریحان اسے مسلسل روتا ہوا دیکھ توڑا نرم ہوا ۔۔۔

تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ جاتی ۔۔ تم کبھی نہیں میری بات مانتے مجھے ہر وقت ڈانٹتے ہو غصہ کرتے ہو ۔۔آخر کار میں نے تمہارا بگاڑا کیا ہے شانزے اپنے آنسو اپنی ہاتھ کی پوشت سے صاف کیۓ اس کی جانب دیکھنے لگی ۔۔۔

تم نے کچھ نہیں کیا میں نے ہی سب کچھ کیا ہے مجھے ابھی جانا ہے میری بہت ایمپورٹنٹ میٹنگ ہے واپس آکر بات کرتا ہوں اور کہی جانا مت ورنہ مجھ سے برا کوئ نہیں ہوگا ریحان اس کی انکھوں میں دیکھے اسے وارننگ دیے واپس جانے کے لیے باہر کی جانب مڑا ۔۔ ۔۔

،چلے جاوں ۔۔ مجھے تمہاری کوئ ضرورت نہیں ہے گھٹیا انسان ، کھڑوس ، خود غرض جلاد شانزے اونچی اونچی چلاتے ہوئ گھر کی تمام چیزیں توڑنے پھوڑنے لگی۔۔

اس کا کتنا دل تھا شادی میں جانے کا اس لیے بنا ریحان کے غصے کی پروا کئے وہ اس کے آفس میں گئ بس اس امید کے ساتھ کہ شاید ریحان اس کی بات مان جائے ---

***

ریحان رات کے دس بجے اپنا سارا کام ختم کئے جب گھر پہنچا تو پورا گھر سنسان پڑا ہوا تھا ۔

پورا گھر صاف ستھرا تھا شاید ملازمہ نے گھر کی ساری صفائ کر دی تھی --

چھوٹے صاحب آپ کے لیے کھانا لگاو نورین کیچن سے باہر نکلے ادب سے اس کے پاس آئ بولی--

شانزے نے کھانا کھا لیا ۔
نہیں وہ تو دوپہر سے اپنے کمرے میں بند ہے میں نے کتنی بار انہیں بلایا لیکن انہوں نے منع کر دیا ۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤں میں خود کھا لو گا ریحان اسے کہے شانزے کے کمرے کی جانب بڑھا ۔۔۔

ایک دو بار کمرہ ناک کرنے سے اسے کوئی رسپونس نہیں ملا ۔۔
ریحان جلدی سے کمرے کی دوسری چابی لے کر آیا اور دروازہ ان لاک کیا ۔۔
پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ریحان کو کچھ نظر نہیں آرہا تھا اس نے اپنی جیب سے موبائل نکالے ٹارچ آن کیا ۔۔

کمرے میں روشنی ہوتے ہی اسے بیڈ پر شانزے اوندھے منہ گری پڑی نظر آئ

۔ریحان نے سوئچ ڈھونڈ کر لائٹ آن کی --

لائٹ آن ہوتے ہی پورا کمرہ روشنی سے بھر گیا --

پورا کمرہ بکھرا پڑا تھا تکیے،کوشن ،ڈریسنگ ٹیبل سے تمام چیزیں نیچے پڑی ہوئ تھی

کمرے کی حالت دیکھ ریحان اس کے غصے کا اچھے سے اندازہ لگا سکتا تھا --

اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ریحان اس کے پاس پہنچا دوپہر والے کپڑوں میں

موجود وہ ایسے ہی بیڈ پر پڑی ہوئ تھی --

ریحان آگے بڑھتے ہوئے اس کے پاس بیٹھے اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے

بالوں کو آہستہ سے پیچھے کئے اس کے پاس سے تصویر اٹھائے ایک نظر اسے دیکھتے

ہوئے سائیڈ ٹیبل پر رکھ گیا --

شانزے جب بھی اداس ہوتی ہے اپنے ماما بابا کی تصویر کو سینے سے لگائے گھنٹوں روتی تھی اور ایسا کبھی کبھی ہی ہوتا تھا کیونکہ ریحان کے علاوہ اس کے گھر کے تمام افراد اس سے بے حد محبت کرتے تھے اسے کبھی اداس ہونے ہی نہیں دیتے تھے --

شاید آج بھی ریحان یہاں نہ آتا لیکن صائمہ کے یہاں نہ ہونے کی وجہ سے اسے اس کا خیال رکھنا پڑ رہا تھا --

شانزے اٹھ جاوں ۔کھانا کھا لو ریحان اسے کندھے سے ہلائے بولا --

شانزے --شانزے اٹھ جاوں ریحان اسے کندھے سے جھنجوڑتا ہوا تیز آواز میں بولا--

ماما پلیز سونے دیں ۔۔مجھے بہت نیند آ رہی ہے

شانزے اس کے ہاتھ کو جھٹکے دوبارہ سو گئ ۔

حد ہے یار ۔۔کوئ انسان اتنی پکی نیند کیسے سو سکتا ہے ۔

شانزے اٹھ جاوں ریحان اسے کندھے سے پکڑے بیٹھاتے ہوئے چلایا ۔۔

ماما سونے دیں نا۔۔۔شانزے ریحان کو صائمہ سمجھے اس کی گردن میں بازو ڈالے اس کے قریب ہوئے اس کے کندھے پر اپنا سر ٹکا گئ ۔۔

ریحان کو ایک دم سے شاک لگا اسے شانزے سے اس کی امید نہیں تھی شانزے کے اتنے قریب ہونے سے اس کا دل تیزی سے دھڑکا اس کے دل کی دھڑکن ایک دم سے تیز ہو گئ ۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

اپنے بیٹے کی طرح آپ بھی مجھے تنگ کرنے لگی ہے اپکا بیٹا بہت بدتمیز ہے مجھے بہت رلاتا ہے شانزے اس کی گردن میں اپنے چہرہ مزید چھپالئے اس کے اور قریب ہوئ --

ریحان تو اپنی جگہ جم سا گیا تھا آج سے پہلے اس نے کبھی شانزے کو چھوا تک نہ تھا اور نہ ہی نکاح کے بعد لیکن آج شانزے کا اس کے آس قدر قریب آنا اس پر بھاری پڑ رہا تھا --

اس کے دل کی کفیت بدل رہی تھی وہ بھی ایک بار اس کے قریب آنے سے اس کا دل پہلے کبھی نہیں ایسے دھڑکا تھا اس کے دل کی سپیڈ نارمل سے زیادہ چل رہی تھی اس سے پہلے ریحان پاگل ہو جاتا اس نے اسے خود سے دور بیڈ پر پھینکا اور فورا وہاں سے کھڑا ہوا --

گرنے سے شانزے کی نیند ایک دم سے کھلی اور اپنے سامنے ریحان کو دیکھ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی --

تم یہاں کیا کر رہے ہوں شانزے اسے اپنے کمرے میں دیکھ بیڈ سے نیچے اتری --

وہ میں تمہیں کھانے کے لیے بلانے آیا تھا ریحان اپنی نظریں ادھر اودھر گھمائے بولا نہ جانے کیوں اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی --

مجھے کھانا نہیں کھانا تم چلے جاوں یہاں سے مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی --- شانزے منہ پھولائے بولی ۔جسے دیکھ ریحان کو غصہ نہیں آیا اور ایسا آج پہلی بار ہوا تھا ریحان کتنے ہی پل اسے کھڑے دیکھتا رہا جسے خود اسے بھی نہیں اندازہ تھا --

تم گئے نہیں ابھی تک بولا نہ میں کھانا نہیں کھاوگئ چلے جاوں یہاں سے ۔

ریحان ایک نظر اسے دیکھے جلدی سے وہاں سے نکل گیا اسے خود بھی نہیں پتہ لگ رہا تھا اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا ---

کھڑوس ، ہوں --شانزے اسے جاتا ہوا دیکھے دروازہ اچھے سے بند کیۓ لائٹ آف کیۓ بستر پر واپس گر گئ ---

****

یا میرے خدا --مجھے یہ کیا ہو گیا تھا --
ریحان اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھے دھڑکن کو محسوس کرنے لگا جو اب بلکل نارمل چل رہی تھی --

یہ اب تو بلکل ٹھیک ہے پھر اس وقت --اور مجھے اس کی باتوں پر غصہ کیوں نہیں آیا ریحان نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارا تو اس کی پیشانی اتنی سردی میں بھی پسینے سے بھیگی ہوئ تھی --

اللہ --اللہ مجھے کیا ہو رہا ہے کہی اس لڑکی نے میرے ساتھ کچھ کر تو نہیں دیا --- ریحان پریشان ہوا پانی کا پورا جگ منہ سے لگا گیا اور ایک ہی سانس میں پی گیا

****

اسلام علیکم ماما، اسلام علیکم بابا، کیسے ہے آپ شانزے دونوں سے باری باری گلے لگی --

ہم تو بلکل ٹھیک ہے ہماری بیٹی کیسی ہے پیپر کیسے ہوئے ہماری بچی کہ --

میں بھی ٹھیک ہوں اور پیپر بھی بہت اچھے ہوئے ہیں میں نے آپ لوگوں کو بہت مس کیا --

شانزے صائمہ کے گلے لگی رو پڑی ----

میری بچی کو کیا ہو گیا-- دیکھو رونے والی کیا بات ہے اب تو ہم تمہارے پاس ہے

صائمہ اس کے آنسو صاف کیئے اپنے سینے میں بیچ گئ ---

آپ مجھے چھوڑ کر کبھی مت جانا ماما میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی شانزے اس کے گالوں کو زور سے چومے دوبارہ اس کے سینے سے لگ گئ --

ریحان ان کے سامنے صوفے پر بیٹھے یہ سب دیکھ رہا تھا اور آج پہلی بار اسے شانزے کے آنسو اچھے نہیں لگ رہے تھے اور نہ ہی اس کا اپنی ماں سے پیار کرنا اگر رات کو وہ کچھ نہ ہوا ہوتا تو یقیناً ریحان کو ماں بیٹی کہ یہ پیار ایک آنکھ نہ بھاتا اور اب تک غصے سے یہاں سے اٹھ کر چلا جاتا --
لیکن رات کو اس کے قریب جانے سے اس کی کفیت بدل گئ تھی اس کے جذبات اس کے شانزے کے بارے میں خیالات سب بدل رہے تھے لیکن اس بات کا اندازہ اسے ابھی خود بھی نہیں تھا --

ماما سلیم کہی نظر نہیں آ رہا -- کہی آپ لوگ اسے کیسی نہر میں تو نہیں پھینک آئے شانزے اپنے آنسو صاف کیئے صائمہ سے الگ ہوئ بولی اس کی اس بات پر ارشاد اور صائمہ مسکرا دیے -- کچھ بھی شانزے زیادہ دیر اداس نہیں رہ سکتی تھی اور اس بات کو سب لوگ اچھے سے جانتے تھے سوائے ریحان کے ریحان نے کبھی

اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی وہ تو بس اسے اپنا دشمن سمجھتا تھا کہ جس نے اس کے ہی گھر اس کی جگہ لے رکھی تھی ۔۔

اس کے مطابق اس کے ماں باپ پر صرف اس کا حق تھا اور ان کے پیار پر بھی جسے وہ کیسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتا تھا۔۔

نہیں ۔۔وہ کل اپنی خالہ کے ساتھ آئے گا ۔۔

پروین خالہ آ رہی ہے پھر تو عروہ بھی آئے گئ یاہو۔۔۔شانزے خوش ہوتی ایک بار پھر صائمہ کے گالوں کو زور سے چوم گئ ۔۔۔

***

ماما مجھے آپ لوگوں کی بہت یاد آرہی تھی میرا دل کر رہا تھا اڑ کر آپ کے پاس پہنچ جاوں لیکن آپ کے اس کھڑوس بیٹے نے میری ایک بات نہیں سنی اور الٹا مجھے ہی ڈانٹ دیا --

اور آپکو پتہ ہے اس وجہ سے میں نے کل سے کھانا نہیں کھایا تھا لیکن اب آپ کے ہاتھ کی بریانی کھا کر مجھے بہت مزہ آ رہا ہے -- شانزے بریانی کھاتے ہوئے نان سٹاپ بولی جا رہی تھی --

کیا ریحان نے تمہیں ڈانٹا تھا -

جی اس نے مجھے بہت ڈانٹا -- میں نے اس سے بولا بھی تھا جب آپ آئے گئ تو میں اس کی شکایت لگاوں گی لیکن اس نے میری ایک بات نہیں مانی ---

آنے دو اسے آج میں اس کی خوب کلاس لیتی ہوں اس کی ہمت کیسے ہوئی میری پھول سی بچی کو ڈانٹنے کی --

ہاں اچھے سے کلاس لینا اور خوب ڈانٹنا اسے شانزے اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے بہت خوش ہوئی وہ یہی تو چاہتی تھی اب اسے بس ریحان کے آنے کا انتظار تھا اور اس کا اترا ہوا منہ دیکھنے کا اس لمحے کے بارے میں سوچ کر ہی اسے اتنی خوشی ہو رہی تھی ----

***

ریحان جو ابھی آفس سے آیا تھا اندر داخل ہوتے ساتھ ہی شانزے سے ٹکرایا دونوں کا سر ایک دوسرے سے اتنی زور کا ٹکرایا کہ شانزے اپنا سر دونوں ہاتھ میں تھام گئ--

کیا تم کبھی دیکھ کر نہیں چل سکتی جب دیکھو ٹکراتی ہی رہتی ہوں ریحان اپنا سر ہاتھ سے رگڑتے ہوئے اس کی جانب دیکھے تقریبا چلایا۔

تم دیکھ کر اندر داخل نہیں ہوئے میں تو دیکھ کر ہی چل رہی تھی اور زیادہ مجھے پر چلانا کی ضرورت نہیں اب میں اکیلی نہیں ہوں۔

میرا سر پھوڑ دیا چلو اب پیچھے ہٹو مجھے جانا ہے شانزے اپنے سر رگڑتے ہوئ بولی--

ریحان آج اس کے رنگ ڈھنگ دیکھ کے خیران ہوا ۔

کہا جا رہی ہوں ریحان اس کے سامنے سے ہٹے بغیر بولا ۔۔

کہی بھی جاوں تم سے مطلب ؟

اس دن میں نے مطلب سمجھایا تھا امید ہے دوبارہ سمجھانے کہ ضرورت نہیں پڑی گئ ۔

مجھے نہیں یاد کیا بولا تھا تم نے اور نہ ہی مجھے یاد رکھنا ہے میں نے ماما سے اجازت لے لی ہے

اب پیچھے ہٹو ۔۔

تم کہی نہیں جاوں گی چلو اندر جاوں واپس۔ اور اتنا تیار ہو کر کون جاتا ہے اندر جاوں اور اپنا چہرہ صاف کرو آج کے بعد تم کہی لیپسٹک لگا کر نہیں جاوں گئ ریحان اس کے سرخ لیپسٹک سے رنگے ہوئے ہونٹوں دیکھ بولا۔۔۔

ماما۔۔۔شانزے اسے دیکھتے ہوئے زور سے چلائ ۔۔پیچھے ہٹ جاوں اگر ماما آگئ تو بہت برا ہو گا۔۔۔۔

ماما آکر کیا کر لے گئ جب میں نے بول دیا ہے کہ تم کہی نہیں جاوں گئ تو کہی نہیں جاوں گئ ۔

کیا ہوا شانزے کیوں چلا رہی ہو صائمہ اس کی چیخ سنے بھاگتے ہوئے آئ ۔

ماما ریحان مجھے میری فرینڈ کے گھر نہیں جانے دے رہا میں نے بولا بھی کہ میں نے آپ سے اجازت لی ہے پھر بھی نہیں جانے دے رہا۔۔۔

ریحان کیا مسلہ ہے کیوں نہیں جانے دے رہے بچی کو ۔ماما یہ باہر نہیں جائے گئ اپنی فرینڈز کے پاس بھی نہیں ۔

لیکن کیوں صائمہ اپنے بیٹے کی بات سے خیران ہوئ --

کیونکہ میں نے کہا ہے میں اس کا شوہر ہو میری بات ماننا اس کا فرض ہے اور میں نہیں چاہتا یہ کہی باہر جائے --

کیا بے مطلب کی باتیں کر رہے ہوں پیچھے ہٹو اور جانے دو اسے میں دیکھ رہی آجکل تم کچھ زیادہ ہی عجیب حرکتیں کرنے لگے ہو ---

ماما میں نے جو کہہ دیا ہے وہی ہو گا یہ باہر نہیں جائے گئ -

اچھا اب اپنی ماں کے آگے زبان چلائے گا -

شانزے کے ساتھ تیرا نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں اس لیے جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی اس کے بارے میں فیصلے کرنا کا تجھے کوئ حق نہیں -

چل اب پیچھے ہٹ جا ہمخوا بچی کا موڈ خراب کر دیا ----

شانزے تم جاوں میں دیکھ لوگئ اسے --

تھینک یو سو مچ ماما آئ لو یو شانزے صائمہ کے گالوں کو چومے کودتی ہوئ ریحان کو زبان دیکھائے باہر بھاگ گئ --

ریحان آنکھوں میں غصہ لیے ایک نظر جاتی ہوئ شانزے پر اور ایک نظر اپنی ماں پر ڈالے اپنے کمرے میں چلا گیا ----

***

یہ لو تمہاری چائے صائمہ چائے ٹیبل پر رکھے ریحان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئ --

بیٹا تو کیوں شانزے کو تنگ کرتا ہے کیوں ہر وقت اس پر غصہ کرتا ہے کیا بگاڑا ہے تیرا اس معصوم لڑکی نے --

آج تو نے حد ہی کر دی اس کا گھر سے جانا بند کر رہا تھا اگر تمہارے بابا کو یہ سب پتہ چلا تو اچھا نہیں ہو گا ---

ماما آپ مجھے سمجھانے سے اچھا اپنی اس بیٹی کو سمجھائے اپ کو صرف میری غلطیاں نظر آتی ہے اس کی کوئ غلطی نظر نہیں آتی --

اس نے کیا کیا ہے اتنی معصوم تو ہے وہ بھلا تمہیں کیا کہہ سکتی ہے --
واہ---کوئ معصوم نہیں ہے وہ گز جتنی لمبی اس کی زبان ہے جو میرے سامنے کبھی بند نہیں ہوتی ---
وہ ابھی بچی ہے نا سمجھ ہے لیکن تم تو سمجھ دار ہوں تم کیوں ایسا کر رہے ہوں ۔
دیکھو تم دونوں نے آگے ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے اگر تم دونوں ایسے جھگڑوں گئے تو آنے والی زندگی ایک ساتھ کیسے گزاروں گئے --

ماما یہ بات آپ اسے سمجھائے تو زیادہ بہتر ہے میں دونوں کو سمجھاتی ہوں لیکن لگتا ہے تم دونوں یہ بات سمجھنا ہی نہیں چاہتے --
ابھی بھی وقت ہے سنبھل جاوں ورنہ تمہارے بابا کو پتہ چل گیا تو بہت برا ہو گا

صائمہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرے وہاں سے چلی گئ --
ریحان صوفے سے ٹیک لگائے اپنی آنکھیں موند گیا
چاہ کر بھی وہ اپنے جذبات کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا اس کا دماغ یہ سچ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ اسے شانزے سے محبت ہو گی وہ بھی شدت والی -- لیکن اس بات پر اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ایک ہی دن میں وہ کیسے اس سے پیار کر سکتا ہے ابھی کچھ دن پہلے اس کے دل اور دماغ میں اس کے لیے بس نفرت تھی اور اب اچانک وہ نفرت پیار میں کیسے بدل گئ --

ریحان کا دماغ پھٹنے کو تھا ریحان ٹیبل پر جھکے چائے کا کپ منہ سے لگائے دماغ کو تھوڑا سکون پہنچانا چاہتا تھا ---

اسے تو اب کسی اور کا ہی نشہ ہونے لگا تھا اس رات کے بعد جب بھی ریحان شانزے کے قریب جاتا تھا اس کی دھڑکن کی سپیڈ ایک دم سے بڑھ جاتی تھی اسے اس کی کالی بڑی آنکھوں سے پیار ہو گیا تھا اس کے ریڈ ہونٹوں سے اس کے گلابی گالوں سے اس کے ریشمی کالے لمبے بالوں سے اس کی خوشبو سے اس کی ہر ایک چیز سے اسے شدت والی بہت ہو گئ تھی -- لیکن دماغ تھا کہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا -----

***

For more visit (exponovels.com)

عروہ میری جان ، میری بہن ، میری سہیلی ، میرے جگر کا ٹکڑا کیسی ہو شانزے اندر داخل ہوتے ساتھ ہی اس سے لپیٹے اس کے دونوں گالوں کو چوم گئ --

ارے---یار یہ لڑکی بلکل پاگل ہے ہر ایک کو چومتی رہتی ہے ریحان اپنی مٹھی زور سے بند کیۓ شانزے کو عروہ سے لپیٹے دیکھ اپنا غصہ کنٹرول کیۓ آہستہ سے بڑبڑایا جسے بس وہی سن سکتا تھا ---

میں بلکل ٹھیک ہوں اور ویسے بھی تمہارے ہوتے ہوئے مجھے کچھ ہو سکتا ہے عروہ اس سے علیحدہ ہوئ بولی ---

کوئ ہم غریبوں کو بھی پوچھے گا یا پھر ہم واپس چلے جائے سلیم شانزے کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے معصوم سی شکل بنا گیا ---

کیوں نہیں میرے شونے مونے بھائی کیسے ہو تم --
مجھے تو لگا تھا ماما بابا تمہیں نہر میں پھینک آئے ہیں لیکن افسوس میرا بیڈ لک تم اتنی جلدی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑوں گئے شانزے عروہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے زور کا قہقہ لگا گئی --

شانزے مجھے تم سے اس کی امید نہیں تھی مجھے بہت افسوس ہوا یہ جانے کے کہ تم نے مجھے توڑا سا بھی یاد نہیں کیا --
سلیم ناراض ہوئے اپنا چہرے دوسری طرف پھیر گیا میرا سونا بھائی ناراض ہو گیا ہے شانزے اس گالوں کھیچتے ہوئے پیار سے بولی ---
سچ بتاوں میں نے سچ میں تمہیں بہت مس کیا ہے -

سچ میں تم نے مجھے مس کیا ---میں نے بھی اپنی بہن کو بہت مس کیا سلیم خوش ہوئے اس گلے سے لگا گیا ----

ارے ----واہ یہاں تو بہت پیار بانٹا جا رہا ہے مجھے بھی تھوڑا پیار ملے گا ۔
کیوں نہیں صدام بھائ آپکو یہاں ڈیر سارا پیار ملے گا شانزے اپنے دونوں بازوں ہوا میں پھیلائے بولی --

پھر ٹھیک ہے مجھے تو لگا تھا مجھے یہاں کوئ پوچھے گا نہیں لیکن تمہیں دیکھ کہ لگ رہا ہے ہم دونوں کی خوب جمے گئ صدام شانزے کی طرف مسکراتی نظروں سے دیکھتے ہوئے ریحان کے ساتھ جا بیٹھا --

For more visit (exponovels.com)

ان دونوں کی دوستانہ باتیں سن کر کسی کو کچھ فرق پڑے یا نہ پڑے لیکن ریحان کا
غصہ ضرور ساتوے آسمان تک پہنچ چکا تھا ---
ریحان ایک غصیلی نظر شانزے پر ڈالے کھڑا ہو گیا ۔
اگر مزید یہاں رہتا تو شاید یہی پھٹ پڑتا ۔

بیٹا تم کہا جا رہے ہوں پروین ریحان کو کھڑا دیکھ بولی
خالہ مجھے کچھ کام ہے میں وہ کر کے آتا ہوں ریحان مصنوعی مسکراہٹ سجائے
بولا سرد نگاہ شانزے پر ڈالے وہاں سے نکل گیا ---

کھڑوس کہی کا ۔ شانزے ریحان کی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بڑبڑائ ---
چلو عروہ میرے کمرے میں چل کر باتیں کرتے ہیں ۔
مجھے تم سے بہت ساری باتیں کرنی ہے --

شانزے عروہ کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے کمرے میں لے آئی ---

***

ریحان اپنے کمرے کی بلکونی میں کھڑا سگریٹ پہ سگریٹ پھوک رہا تھا اپنا سینا جلا کر بھی اسے سکون حاصل نہیں ہو رہا تھا اس کا دل کر رہا تھا ابھی جا کر اس صدام کا منہ توڑ دے جس منہ سے وہ اس کی بیوی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

اس کا دل شانزے کو بھی اچھا خاصا سبق سکھانے کر رہا تھا اس کے سامنے وہ کسی غیر مرد سے کیسے پیار محبت والی باتیں کر سکتی تھی --

شانزے ہمیشہ سے ہی ایسی تھی جلد ہی سب کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے اپنا بنا لیتی تھی وہ الگ بات ہے ریحان کو اس کی یہی میٹھی باتیں زہر لگتی تھی ۔
صدام ،عروہ ، سلیم سے اس کی بچپن سے ہی بہت گہری دوستی تھی عروہ تو اس کے لیے بہنوں سے بھی بڑھ کر تھی اور سلیم اور صدام تو اسے بھائیوں جیسے پیارے تھے ان کی خاطر وہ کچھ بھی کر سکتی تھی اور یقینا وہ بھی اس کی خاطر کچھ بھی کر سکتے تھے ۔۔۔۔

صاحب آپکو کو صائمہ میڈم کھانے کے لیے بلا رہی ہے نورین دروازہ نوک کیئے اندر داخل ہوئے بولی۔۔۔
مجھے بھوک نہیں ہے ریحان کی آواز اتنی سرد تھی کہ نورین مزید کچھ بولے وہاں سے چلی گئ ۔۔

ریحان کو خود بھی نہیں اندازہ تھا کہ وہ کتنے سگریٹ پی چکا تھا نیچے فرش پر سگریٹ کا ڈھیر لگا ہوا تھا گھر والے اس کی اس عادت سے انجان تھے ۔

ریحان روز نہیں پیتا تھا بس جب ٹینشن زیادہ ہو تب خود کو پرسکون کرنے کے لیے اسے ان کی ضرورت پڑتی تھی ---

***

یار میں تمہارے نکاح پر تو نہیں آ سکی لیکن دیکھنا تم تمہاری شادی پر کیسی دھوم مچاتی ہوں سب دیکھتے ہی رہ جائے گئے ۔دھوم تو تم تب مچاوں گئ جب وہ کھڑوس دھوم مچانے دے گا ---

For more visit (exponovels.com)

کوئی سڑیل بندہ میرے پلے پڑا ہے میرے تو نصیب ہی پھوٹ گئے شانزے بوڑھی عورتیں کی طرح دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے بولی تو عروہ کی ہنسی چھوٹ گئ ---

تمہیں بہت ہنسی آ رہی ہے یہاں میرے خواب چکنا چوڑ ہو گئے ہیں اور تمہیں ہنسی آ رہی ہے جیسے تم ری ایکٹ کر رہی ہوں جو بھی دیکھے گا ہنسے گا --
ویسے ایک بات کہو میرے ریحان بھائی اتنے بھی برے نہیں ہے --
اچھا جی---میرے ریحان بھائی -- عروہ میڈم تم تو بڑی بے وفا نکلی شانزے منہ پھولائے اسے گھورنے لگی --

For more visit (exponovels.com)

سچ کہہ رہی ہو ریحان بھائی بہت اچھے انسان ہے تم اپنی ساری ناراضگی ایک سائیڈ پر رکھ کر ان کے اندر موجود اچھائی کو دیکھوں دیکھنا تمہیں ان سے پیار ہو جائے گا پھر تم ان کی تعریفیں کرتے ہی نہیں تھکوں گئ --

میں اور اس کھڑوس کی تعریفیں ایسا کبھی نہیں ہو گا --وہ ہمیشہ میری زندگی میں ایک ویلن رہے گا جس نے میرا سکون قرار سب کچھ چھین لیا--

دیکھنا ایک دن یہی ویلن تمہارا دل بھی چرا لے گا اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا عروہ اس کے لال پیلے ہوتے چہرے کو دیکھے مسکرا گئ --

عروہ ایسی باتیں کرنا بند کر دو ورنہ میں سلیم کو سب بتا دو گئ شانزے بیڈ سے اٹھتی ہوئ دونوں ہاتھ کمر پر جمائے اسے دیکھنے لگی---

شانزے تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم یہ بات کسی کو نہیں بتاوں گئ عروہ گھبراتے ہوئے ایک دم سے اٹھی --

اگر تم چاہتی ہو یہ بات میں کسی کو نہ بتاوں تو تم اس کھڑوس کی حمایت میرے سامنے نہیں کروگی سمجھی---

اور جو میں کہہ رہی ہوں میرے پیچھے پیچھے ریپیٹ کرو اور قسم کھاو --

کیسی قسم عروہ نے سمجھی سے بولی---

تم اس کھڑوس کی کبھی میرے سامنے حمایت نہیں کروگئ ---بولوں جیسے میں کہہ رہی ہوں بلکل ایسے ہی بولوں---شانزے اپنا دایاں ہاتھ عروہ کے سامنے پھیلائے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی --

میں کبھی بھی تمہارے سامنے اس کی حمایت نہیں کروں گئ ۔عروہ اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھے بولی۔۔

وہ انسان ایک ڈریکولا ہے ،بنا پوشر والا بندر ہے اور میری زندگی میں ہمیشہ ایک ویلن رہے گا۔۔

بولوں۔۔۔شانزے اپنی ہنسی دبائے عروہ کو دیکھنے لگی جس کی حالت خراب ہو رہی تھی ۔۔

شانزے میں ریحان بھائ کو ایسے کیسے بول سکتی ہوں ۔۔تم بول رہی ہو کہ میں جاوں ۔شانزے اپنا ہاتھ کھینچتے ہوئ بولی۔۔

نہیں میں بول رہی ہوں ۔۔جلدی بولوں۔۔۔

وہ انسان ایک ڈریکولا ہے بنا پوشر والا بندر ہے اور تمہاری زندگی میں ایک ویلن ہے ۔۔

اور وہ کبھی میرے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ۔اور وہ کبھی تمہارے دل تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ۔۔

بہت خوب۔۔۔اب اپنے دماغ سے باقی فضول کی باتیں بھی نکال دو ۔۔

شانزے تم یہ ٹھیک نہیں کر رہی عروہ اداس ہوئ بولی ۔۔

نہ میری جان اداس نہیں ہوتے شانزے سے بے وفائ کا نتیجہ یہی ہوتا ہے اب کبھی میرے سامنے اس کھڑوس کی حمایت کی تو اس سے بھی کچھ برا کرواوں گئ

۔۔۔

چلو اب جا کر کھانا کھاتے ہیں شانزے اس کے گالوں کو چومے اس اپنے گلے سے لگائے باہر لے آئ۔۔۔۔

***

آج سنڈے ہونے کے باعث ڈائننگ ٹیبل پر عام روٹین کے علاوہ کچھ زیادہ ہی رونق لگی ہوئی تھی بچے ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف تھے صائمہ اور پروین ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھی اور ساتھ ناشتہ کر رہی تھی --ارشاد سربراہی کرسی پر بیٹھا ان سب کی باتیں سن کہ مسکرا رہا تھا--

لڑکیوں ذرہ کم کھاو اتنا کھا کر بھی تم لوگ ہم سے جیت نہیں سکتی سلیم دونوں کو اپنی اپنی پلیٹ پر جھکا دیکھ شرارت سے بولا --

جیت کی بات کون کر رہا ہے جو خود پچھلی بار ہم سے ہار گیا تھا شانزے سلیم کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی ۔
پچھلی بار کی چھوڑوں اب کی سوچوں شاید تم ریحان بھائی کو جانتی نہیں ہوں کرکٹ کے چیپین رہ چکے ہیں --اور تمہاری اطلاع کے مطابق اس بار ریحان بھائی بھی

کھیلنے والے ہیں وہ بھی میری ٹیم کی طرف سے سلیم ریحان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے شانزے کی جانب دیکھنے لگا ریحان کی نظریں بھی شانزے پر تھی --

اگر تمہارے ساتھ تمہارا بھائ ہے تو ہمارے پاس بھی صدام بھائ ہے اور یاد ہے پیچھلی بار کیسے صدام بھائ اکیلے تم سب پہ بھاری پڑ گئے تھے شانزے صدام کی طرف ایک نظر ڈالے سلیم کے سامنے اترا کر بولی ---

جہاں صدام کے لب مسکرائے تھے وہی شانزے کا صدام کے بارے میں تعریف کرنا ریحان کو برا لگا تھا پہلے بھی کہی دفعہ صدام ان کے گھر آچکا تھا اور ریحان بھی اچھے سے جانتا تھا کہ صدام شانزے کو بلکل عروہ کی طرح ہی مانتا ہے لیکن پھر بھی اس بار نہ جانے کیوں ریحان کو صدام سے جلن ہو رہی تھی ---

میں کوئ میچ نہیں کھیلنے والا مجھے آج بہت کام ہے تو پلیز مجھے ان فضول کے کاموں سے دور ہی رکھوں ریحان اپنا غصہ ضبد کئے اپنے ناشتے کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

یہ لو یہ جناب تو کھیلنے سے پہلے ہی ڈر گئے انہیں بھی پتہ ہے یہ صدام بھائ سے نہیں جیت سکتیں شانزے ہنستے ہوئے ریحان کے غصے کو ہوا دے گئ ۔۔

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تمہارے صدام بھائ سے میں ڈرتا ہوں ریحان ناشتہ چھوڑے شانزے کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ۔۔
مجھے لگتا کیا ہے بلکل ایسی ہی بات ہے صدام بھائ سے اچھا کوئ کرکٹ کھیل ہی نہیں سکتا ۔

شانزے اب زیادہ ہو رہا ہے تم ابھی میرے ریحان بھائ کو جانتی نہیں ہو اگر یہ میدان میں اتر آئے تو سب کی چھٹی ہو جائے گی --

اگر ایسی بات ہے تو لگی شرط اگر ہم لوگ جیت گئے تو تم لوگ وہی کروں گئے جو میں کہوں گی اور اگر تم لوگ جیت گئے ویسے ایسا ہو گا تو نہیں لیکن پھر بھی بائ چانس اگر تم لوگ جیت بھی گئے تو ۔پھر جو تم کہوں گئے وہ ہم کریں گئے --

مجھے شرط منظور ہے ریحان شانزے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ایک سکینڈ ضائع کئے بنا بولا۔

اگر تم شرط ہار گئ تو جو میں بولا گا وہ تمہیں کرنے پڑے گا ۔

شانزے ایک منٹ میری بات سنو اس سے پہلے شانزے کچھ بولتی صدام اسے ٹوکتے ہوئے بولا۔

نہیں صدام بھائ اب سننے کا ٹائم نہیں ہے ۔

مجھے منظور ہے شانزے بھی اس کی آنکھوں میں دیکھے بولی۔۔۔

صدام اس کی تیزی دیکھے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا ۔۔

واہ۔۔۔کیا بات ہے تو میں پھر میچ کی تیاری کرتا ہوں سلیم ریحان کے کندھے تھپتھپائے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا ۔۔

شانزے یہ تم نے کیا کر دیا اگر تم ہار گئ عروہ پریشانی سے بولی۔۔

ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا جہاں تک مجھے پتہ ہے ریحان کو کرکٹ سے نفرت ہے

اگر ایسی بات ہے تو سلیم ریحان بھائ کے بارے میں جو کہہ رہا ہے وہ کیا جھوٹ ہے ۔

ہاں۔۔ بلکل تم فکر نہ کرو ہم ہی جیتے گئے شانزے اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے ریحان کو دیکھ کر مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

****

کیا۔۔۔

صدام بھائ آپ نے یہ مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا شانزے شاک سے ایک دم اچھلی۔۔

تم نے بتانا کا مواقع ہی کب دیا میرے بات سنے بغیر ہی شرط منظور کر لی۔۔

میں نے تم سے بولا تھا شانزے لیکن تم نے میری ایک بات نہیں سنی اب کیا ہو گیا اگر وہ لوگ جیت گئے تو اپنی تو عزت کا کچڑا ہو جائے گا عروہ پریشانی سے دانت چبائے یہاں وہاں ٹہلنے لگی--

نہیں ایسا نہیں ہو گا-- ہو گا وہ چیپین لیکن اس نے کھیلنا چھوڑ دیا تھا اور صدام بھائی تو اب بھی کھیلتے ہیں مجھے پورا یقین ہے وہ ہمیں ہارنے نہیں دیے گئیں --

صدام بھائی آپ جیتیں گے ناں---
کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن کوشش پوری کرو گا ریحان کو ہم کمزور نہیں سمجھ سکتے--
صدام بھائی کچھ بھی کریں لیکن یہ میچ آپ ہی کو جیتنا ہو گا شانزے کا دل اندر سے تیزی سے دھڑک رہا تھا باہر سے جتنی مرضی مضبوط بن رہی ہو لیکن اندر سے اتنی ہی ڈر رہی تھی ---

For more visit (exponovels.com)

کیوں کیا ہوا کہی کھیلنے کا ارداہ تو نہیں بدل گیا سلیم تینوں کو کمرے میں کھسر پھسر کرتا دیکھ شرارت سے بولا۔۔

نہیں ہمارا ارادہ کیوں بدلے گا۔۔ شانزے مسکرائے بولی
تو پھر ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہوں باہر لاون میں سب انتظار کر رہے ۔
ہاں چلو ہم چلتے ہیں تم لوگ بھی جلدی سے آ جاوں صدام سلیم کو لیے باہر کی جانب چلا گیا ۔۔

****

میچ زور شور سے شروع ہو چکا تھا صدام کی ٹیم میں ارشاد اور شانزے تھی جبکہ ریحان کی ٹیم میں سلیم اور عروہ تھے پروین اور صائمہ سائیڈ پہ بیٹھی کیپٹن کا رول ادا کر رہی تھی پہلی باری صدام کی ٹیم کی تھی --

پہلی باری ارشاد کی تھی ارشاد چار رنز بنائے پہلے اوور میں ہی آوٹ ہو گئے تھے --

صدام بھائی آپ پلیز میری عزت رکھ لینا شانزے صدام کے ساتھ ہاتھ ملائے واپس اپنی جگہ پر گئی دونوں ایک دوسرے کا ساتھ دیے بہت اچھا کھیل رہے تھے

اب ریحان کی ٹیم کی باری تھی صدام نے انہیں بہ مشکل ستر رنز کا ٹارگٹ دیا تھا --

سب سے پہلے باری ریحان کی تھی اور اس کا ساتھ سلیم دے رہا تھا --

For more visit (exponovels.com)

صدام بولنگ کروا رہا تھا شانزے کے ساتھ ساتھ سب لوگ منہ کھولے بس ریحان کو کھیلتا ہو دیکھتے ہی رہ گئے ہر بول میں سیکسر اکیلے ہی ریحان یہ میچ جیت چکا تھا سلیم اور عروہ بیچارے اپنی باری کا انتظار ہی کرتے رہ گئے ---

واہ---کیا بات ہے بھائ سلیم ریحان کے گلے ملے پرجوشی سے بولا---
میں صدقے جاوں میرے بیٹے کو کسی کی نظر نہ لگے صائمہ دور سے ہی ریحان کی نظر اتارنے لگی آج کئ سالوں بعد اس نے ریحان کو کرکٹ کھیلتے ہوئے دیکھا تھا صائمہ کو آج بھی وہ دن یاد تھے کہ کیسے ریحان کرکٹ کے پیچھے پاگل ہوا کرتا تھا --

آہہ---ہم لوگ جیت گئے عروہ خوشی سے ناچتے ہوئے شانزے کو گلے سے لگا گئ --

بہت خوشی ہو رہی ہے تمہیں شانزے غصے سے لال پیلی ہوئی اسے دیکھنے لگی

خوشی تو ہوگئی ناں۔۔ہم لوگ جیت گئے ۔۔۔

چلو بچوں اندر آجاوں اور آکر کھانا کھا لو صائمہ اور پروین اندر جاتے ہوئے بولی ارشاد بھی ریحان کے گلے لگے ان کے ساتھ اندر چلے گئے ۔۔

***

تو کیسا لگا ہار کر ریحان شانزے کے قریب آیا سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔

شانزے ریحان کے لبوں پر رینگتی ہوئی مسکراہٹ دیکھ کر اندر سے جل اٹھی ۔۔

اب جب میں جیت گیا ہو تو جو میں کہوں گا تمہیں وہی کرنا ہو گا ریحان شانزے کی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کو پیچھے کیئے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا شانزے

ریحان کی اس حرکت سے ایک دم سے گھبرا گئی ریحان کبھی اس کے اتنے قریب نہیں آیا تھا اور آج یو اچانک اس کی اس طرح کی حرکت اسے چونکا گئی --

بولوں مجھے کیا کرنا ہو گا شانزے اس سے دو قدم پیچھے ہوئے خود اپنے بال پیشانی سے پیچھے کرنے لگی ریحان اس کی گھبراہٹ دیکھ ہلکا سا مسکرا گیا --

تمہیں دس دن تک روز مجھے ایک کس کرنا ہو گی ریحان کے الفاظ تھے کہ بم کا گولہ جو شانزے کو اندر تک ہلا گئے تھے --

کیا--- ی--- یہ--- کیا--- تم بول رہے ہوں --

میں وہی بول رہا ہو جو تم نے سنا --

یہ کیا فضول کا کام ہے تمہیں شرم آنی چاہیے تم مجھ سے اس قسم کی بات کر بھی کیسے سکتے ہوں -

For more visit (exponovels.com)

مجھے کیوں شرم آنی چاہیے تم بیوی ہو میری مجھے تو اس میں کو خرابی نظر نہیں آتی تم میری بات سے انکار نہیں کر سکتی تم نے خود کہا تھا جو میں کہوں گا تم وہ کروں گئ --

لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں تم مجھے واحیات قسم کی ڈیمانڈ کرو --

تم جو بھی سمجھو تمہیں وہی کرنا ہو گا جو میں نے کہا ہے اگر تم نے میری بات ماننے سے انکار کیا تو میں خود وہ کام سب کے سامنے روز کرو گا امید ہے تمہیں تب تو کوئ پریشانی نہیں ہو گئ ریحان شانزے کے اڑے ہوئے رنگ کو دیکھے مسکرائے بولا--

شانزے سچ میں اس کی بات سنے بے ہوش ہونے کو تھی اسے ریحان سے اس قسم کی ذرہ بھی امید نہیں تھی وہ تو شاید کچھ اور ہی سوچ کر بیٹھی تھی اس کے

خواب و خیالوں میں نہیں تھا کہ ریحان اس سے اس طرح کی بھی کوئ بات کر سکتا ہے --

کیا ہوا بھائ کیا باتیں کیا باتیں چل رہی ہے دونوں میں سلیم 'صدام ،عروہ ان دونوں کو باتیں کرتا ہوا دیکھ ان کے پاس آئے --

تو بھائ آپ ہماری پیاری بھابھی جان سے کیا کروانے والے ہیں سلیم خوش ہوئے بولا--

میں نے جو کہنا تھا تمہاری پیاری بھابھی جان کو کہہ دیا ہے دیکھتے ہیں تمہاری پیاری بھابھی جان میں میرا کہا پورا کرنے کا دم ہے بھی ہے کہ بس صرف زبان چلانے میں ہی تیز ہے ریحان ایک آئ برو اچکائے شانزے کی جانب دیکھنے لگا --

ایسا کیا تم نے کہہ دیا ہے کہ شانزے سوچ میں پڑگئ ہے صدام گھبرائ ہوئ شانزے کو دیکھنے لگا اس کا رنگ بلکل زرد پر چکا تھا --

اس سے ہی پوچھ لو ریحان کہے وہاں سے چلا گیا پیچھے تینوں شانزے کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگے --

ایسے کیا دیکھ رہے ہو کچھ نہیں بولا اس نے فضول کی بکواس کر کے گیا ہے چلو تم لوگوں کو کوئ کام نہیں ہے چلو جاوں اپنا اپنا کام کرو شانزے ان تینوں کو اپنی طرف گھوڑتے ہوئے دیکھتا دیکھ اپنی جان چھوڑائے وہاں سے بھاگ گئ --

اب انہیں کیا بتاتی کہ اس کھڑوس نے کس قسم کی واحیات بکواس کی ہے اس کی تو سوچ کر ہی جان جا رہی تھی ----

***

ویسے عجیب بات ہے ریحان بھائ نے تمہیں معاف کیسے کر دیا جتنی تم نے انہیں باتیں سنائ تھی مجھے تو لگا تھا وہ تمہیں کوئ بہت بری سزا دے گئے لیکن انہوں نے تو تمہیں کچھ بھی نہیں کہا عروہ شانزے کے ساتھ بیڈ پر لیٹی اپنا رخ اس کی جانب کئے اسے دیکھنے لگی ۔۔

کیوں تمہیں دکھ ہو رہا ہے کہ مجھے کوئ سزا نہیں ملی ۔۔شانزے جلی بنی بولی ۔۔ مجھے کیوں دکھ ہو گا الٹا مجھے تو بہت خوشی ہوئ ہے کہ ریحان بھائ نے تمہیں کچھ نہیں کہا میں کہتی تھی نہ کہ ریحان بھائ بہت اچھے ہیں لیکن ایک تم تھی کہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھی اب دیکھو تم نے انہیں کتنی باتیں سنائ یہاں تک انہیں چیلنج بھی کر دیا لیکن اس کے باوجود انہوں نے تمہیں کچھ بھی نہیں بولا۔۔

عروہ یار پلیز تم چپ ہو جاوں شانزے اس کے نان سٹاپ بولنے سے تنگ آئ بولی --

تمہیں بس اپنے ریحان بھائ کی تعریفیں کرنے کا موقع ملنا چاہیے اب اگر تم نے ایک لفظ بھی اس کے بارے میں بولا تو میں سچ کہہ رہی ہو میں یہاں سے چلی جاوں گئ --

لیکن -- عروہ کچھ بولتی شانزے اسے بیچ میں ہی چپ کرواگئ تمہارا ریحان بھائ بہت بڑا کمینہ انسان ہے شانزے اس کی واحیات ڈیمانڈ کے بارے میں سوچ بھڑکی --

اب چپ کر کے سو جاوں اور مجھے بھی سونے دو مجھے بہت نیند آ رہی ہیں

شانزے عروہ کی جانب کمر کیئ اپنا رخ دوسری طرف پھیر گئ عروہ اس کی کمر کو گورے افسوس سے آنکھیں بند کیئ سونے کی کوشش کرنے لگی ---

****

ریحان آفس کے لیے تیار ہو کر ابھی کمرے سے نکلا تھا کہ سامنے سے آتی ہوئ شانزے سے زور سے ٹکرایا --

آہ--آہ---میرا سر گیا شانزے اپنا سر پکڑے چیخی

تم دھیان سے نہیں چل سکتی جب دیکھوں گرتی پڑتی رہتی ہوں ۔

میں دھیان سے ہی آ رہی تھی تم ہی مجھ سے آ کر ٹکرائے ہوں شانزے اپنے سر پر ہاتھ رکھے ریحان کے چہرے کی طرف دیکھنے لگی ۔

بیگے بال،نکھرا نکھرا چہرہ سرخ ہونٹ ، بیگی پلکیں

شاید شانزے ابھی شاور لے کر نکلی تھی --

ریحان آج پہلی دفعہ اسے پوری فرصت سے دیکھ رہا تھا پورے حق سے جب سے اس کے جذبات اس پر عیاں ہوئے تھے تب سے اس کا شانزے کے بارے میں نظریہ بھی بدل گیا تھا --

او۔۔۔ ہیلو۔۔ایسے کیا دیکھ رہے ہوں شانزے اسے خود کو گھورتا ہوا دیکھ اس کے چہرے کے آگے چٹکی بجائے اسے ہوش میں لائ۔۔

تمہیں دیکھ رہا ہوں ویسے تم پہلے سے ہی اتنی خوبصورت تھی یہ مجھے اب لگ رہی ہوں ریحان اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے تھوڑا اس کے قریب ہوا

کیا مطلب ہے تمہارا ۔۔شانزے ایک سکینڈ کے لیے پزل ہوئ ۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے شانزے اس کے بدلے ہوئے انداز سے خیران ہوئ

۔

میں تو ٹھیک ہو لیکن تم ٹھیک نہیں لگ رہی ریحان اس کی پیشانی سے پسینے کی چند بوندیں صاف کئے اس کی طرف دیکھنے لگا۔۔

مجھے۔۔۔کیا۔۔۔۔ ہونا ہے میں بلکل ٹھیک ہو شانزے اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کئے مسکرا گئ ۔۔

اگر تم بلکل ٹھیک ہو تو پھر جلدی سے مجھے ایک کس کر دو مجھے آفس کے لیے دیر ہو رہی ہیں ریحان شانزے اور اپنے درمیان فاصلہ مٹائے اس کے بے حد نزدیک ہوا۔

یہ کیا بیہودگی ہے میں ایسا کچھ نہیں کروگی شانزے اس سے دو قدم پیچھے ہوئ شانزے کو ریحان کی کل کی بات مذاق لگی تھی اس کے مطابق وہ اسے بس تنگ کر رہا تھا لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ ریحان میاں تو سر سے لے کر پاوں تک اس کے محبت میں ڈوب چکا تھا۔۔

شانزے کے یوں دور ہونے سے ریحان کو غصہ آیا تھا ریحان اسے کمر سے پکڑے اس کے پیچھے موجود دیور سے لگا گیا شانزے اپنی جگہ منجمند ہو گی اسے ریحان سے اس سب کی ہرگز امید نہیں تھی

جب بھی دونوں لڑتے تھے ریحان اس پر غصہ کیئے وہاں سے چلا جاتا تھا اس طرح کی حرکت آج تک اس نے کبھی نہیں کی تھی اور نہ ہی اس طرح کی ڈیمانڈ ریحان کہ اس طرح قریب آنے سے شانزے شرم سے پانی پانی ہوگئ تھی ریحان اس کی کمر کو مضبوطی سے اپنے بازوں میں پکڑے ہوئے تھا۔۔

تمہیں کیا یہ سب مذاق لگتا ہے ۔۔ ریحان کی سانسوں کی تپش شانزے کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی شانزے ڈر کے مارے اپنے خشک ہوئے ہلک کو تر کیئے ریحان کی باتیں سننے لگی ۔

تم اچھے سے جانتی ہوں مجھے مذاق کرنے کی عادت نہیں ہے اور ویسے بھی شرط تم نے لگائ تھی میں نے نہیں اب جو بولا ہے اسے پورا کرو ورنہ میں خود پورا کر لو گا۔

For more visit (exponovels.com)

ریحان پلیز اس کے علاوہ تم جو بولے گئے وہ میں کرنے کو تیار ہوں میں روز تمہارے کپڑے پریس کر دیا کروگئ تمہارے لیے ناشتہ بنا دو گی اگر تم کہوں گئے تو تمہارے کپڑے دھو بھی دیا کروگئ لیکن پلیز یہ مجھ سے نہیں ہو گا شانزے تقریبا رونے والی تھی آج پہلی بار اس نے ریحان کا یہ روپ دیکھا اور اسے اس روپ سے بہت خوف آ رہا تھا ۔

ریحان کچھ سکینڈ اسکے خوف سے بھرے ہوئے چہرے کو دیکھے اس کے نرم ملائم ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرے ان کی نرماہٹ کو محسوس کیئے خوف سے اپنی طرف دیکھ رہی شانزے کی آنکھوں میں ایک نظر دیکھے ٹھوڑی سے اس کے چہرے کو اوپر کیئے اس کے ہونٹوں پر جھکا شانزے خوف سے اپنی آنکھیں زور سے بند کیئے اپنی قمیض کو زور سے اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ گئ ۔

ریحان اس کے ہونٹوں کو چومے پیچھے ہوا شانزے کے چہرے کی جانب دیکھنے لگا جو خوف سے پیلا پڑ چکا تھا --

میں نے سوچا تمہاری باتوں کی طرح تم بھی اتنی ہی کڑوی ہو گئ لیکن تم تو میٹھی نکلی ویسے مجھے میٹھا پسند تو نہیں ہے لیکن آج پہلی بار میٹھا اچھا لگا شانزے اس کے باتیں سنے اپنی بڑی آنکھیں مزید پھیلائے اس گھورنے لگی ۔

تم بہت --- برے --- ہو --- بہت -- گندے -- ہوں شانزے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے وہ تو میں ہوں اور ویسے بھی مجھے اچھا بننے کا کوئ شوق نہیں ہے میں برا ہی ٹھیک ہو اب اگر تم نے میرا کہا پورا نہ کیا تو جو اب اکیلے میں ہوا ہے وہ سب کے سامنے ہو گا --اب کی بار میری بات کو مذاق مت سمجھنا ریحان اس کے گالوں سے آنسو صاف کیۓ بولا--

امید کرتا ہو میری بات اچھے سے سمجھ آگئ ہو گی --

For more visit (exponovels.com)

ریحان اس کا گال تھپتپائے پیچھے ہوا۔

اپنا خیال رکھنا چلتا ہو ریحان مسکرائے وہاں سے چلا گیا--

****

آج میں نے سب کو ایک خاص مقصد کے لیے یہاں اکھٹا کیا ہے صائمہ ڈرائنگ روم میں پریشان بیٹھے ہوئے ہر ایک فرد پر نظر دوڑائے بولی--

پروین اگر تمہیں کوئ اعتراض نہ ہو تو میں تم تمہاری بیٹی کو اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہو صائمہ پروین کے پاس بیٹھی اسے کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں رکھے امید بھری نظروں سے اسکی طرف دیکھنی لگی۔

سب لوگ خیران تھے سوائے تین لوگوں کے ارشاد ،شانزے اور سلیم کے یہ سب شانزے کا ہی کارنامہ تھا وہ بہت پہلے ہی عروہ کی سلیم کے بارے میں پسندیدگی جان گئ تھی اس لیے اس نے ہی صائمہ کو عروہ کو اپنی بہو بنانے کا مشورہ دیا تھا ۔

اور صائمہ کو بھی اس کا یہ مشورہ اچھا لگا تھا عروہ اس کی اپنی بہن کی بیٹی تھی اپنی آنکھوں کے سامنے پلی بڑھی تھی اس سے اچھی بات اس کے لیے کیا ہو سکتی تھی --

سلیم کو بھی اس بات سے کوئ اعتراض نہیں تھا عروہ ایک اچھی لڑکی تھی اور سب سے اہم بات اس کی ماں کی پسند تھی اور اس کی ماں کی پسند اس کے لیے سب سے زیادہ اہمیت رکھتی تھی --

اس میں اعتراض والی کونسی بات ہے یہ تو میرے لیے خوش قسمتی کی بات ہے کہ میری بیٹی اس گھر کی بہو بنے پروین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے ۔صائمہ خوشی سے اپنی بہن کو گلے لگا گئ

سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئ ے تھی سوائے عروہ کے اس کے دل کی دھڑکن نارمل سے زیادہ تیز چل رہی تھی شرم کے مارے اس کی پلکیں نیچے زمین پر جھکی ہوئ تھی اس میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ چہرہ اوپر کئے سب کو دیکھ سکیں --

مبارک ہو میرے جگر کے ٹکڑے اب تو ہم دونوں ہمیشہ ساتھ رہی گئ شانزے اسے زور سے اپنے سینے سے لگا گئ--

تم دونوں خود ہی آپس میں رشتے بنانے بیٹھ گئ ہوں کسی نے عروہ بیٹی سے بھی پوچھا ہے کہ وہ کیا چاہتی ہیں وہ ہمارے نکمے بیٹے سے شادی کرنا چاہتی بھی ہے کہ نہیں ارشاد سمیت سب عروہ کی جانب دیکھنے لگے جو شانزے کے ساتھ نظریں جھکائے بیٹھی تھی شرم کے مارے اس کے گال سرخ ہو چکے تھے سلیم بھی بڑے تجسس کے ساتھ اس کی طرف دیکھ رہا تھا وہ اس کا جواب جاننا چاہتا تھا--

کیوں عروہ بیٹی کیا تم میرے نکمے بیٹے سے شادی کرنا چاہو گی صائمہ اس کی جھکی ہو نظریں دیکھ بولی--

عروہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کیا بولے یوں سب کے سامنے کیسے ہاں کرتی وہ تو ہمیشہ سے ہی سلیم سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن اسے امید نہیں تھی کہ اس کی دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گئ عروہ سب کی نظریں خود پر محسوس کئے شرم سے پانی پانی ہوئے وہاں سے بھاگ گئ -

سب اس کی اس حرکت سے مسکرا گئے --

اب تو رشتہ پکا ہو گیا ہے اس بات پر منہ میٹھا کرنا تو بنتا ہے صدام اپنی جگہ سے اٹھا -

بلکل منہ میٹھا کرنا تو بنتا ہے میں ابھی لے کر آتی شانزے بھاگتی ہوئے کیچن کی جانب گئ اور فریزر میں سے کیک اٹھا کر لائ جو اس نے آج اسی موقع کے لیے بہت محنت سے بنایا تھا --

سب سے پہلے لڑکے کا منہ میٹھا ہو گا بعد میں سب کا شانزے کیک کا پیس اٹھائے سلیم کی جانب بڑھی پورے کا پورا پیس اس کے منہ میں ٹھوس گئ

یہ ہوئی نہ بات شانزے اس کا غبارے کی طرح پھولا ہوا منہ دیکھ کر مسکرائی سب کو کیک کھلائے شانزے کیک کا پیس لیے صدام کی جانب بڑھی ۔

یہ لے صدام بھائی آپ بھی منہ میٹھا کر لے شانزے نے کیک کا پیس ابھی صدام کے منہ کے آگے کیا ہی تھا کہ اس کے پاس بیٹھا ہوا ریحان جلدی سے آگے بڑھے کیک کا پیس اپنے منہ میں لے گیا ۔پہلے اپنے شوہر کا منہ تو میٹھا کروا لو بعد میں سب کے منہ میٹھے کرواتی رہنا ریحان غصیلی نظروں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے باقی بچہ ہوا کیک زبردستی اسے کھلا گیا ۔۔

شانزے پھٹی آنکھوں سے اسے بس وہاں سے جاتا ہوا دیکھتی ہی رہ گئی اس کی الٹی سیدھی حرکتوں سے شانزے تنگ آ چکی تھی جب بھی شانزے صدام کے قریب ہوتی ہے یہ کوئی بات کر رہی ہوتی ہے ریحان جان بوجھ کر ایسی کوئی حرکت کرتا تھا

جس سے شانزے کو صدام کے سامنے کافی شرمندگی اٹھانی پڑتی تھی آج بھی ایسا ہی کچھ ہوا تھا ۔۔

صدام سمیت سلیم بھی شانزے کو ایسے بت بنا دیکھ مسکرا رہے تھے شانزے کے سوا باقی سب ریحان کی دل کی کفیت سے آگاہ ہو چکے تھے صدام ریحان کی جیلسی کو اچھے سے جان گیا تھا اب اتنا بھی بچہ نہیں تھا کہ ریحان کی حرکتوں کو پہچان نہ سکیں زیادہ نہیں لیکن تھوڑی بہت دنیا اس نے بھی دیکھی تھی -----

***

شانزے تم مجھے چھت پر کیوں لے کر آئ ہوں اتنی رات کو عروہ شانزے کو سوالیاں نظروں سے دیکھ رہی تھی جو رات کے بارہ بجے اسے چھت پر لے کر آئ تھی ۔

شانزے اسے بنا کوئ جواب دیے یہاں وہاں دیکھنے لگی جیسے کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں ۔

عروہ اس کے ساتھ کھڑی بس اس کی حرکتیں دیکھ رہی تھی ۔

کچھ سکینڈ بعد شانزے کا موبائل بجا شانزے موبائل کھولے میسج ریڈ کیۓ مسکرائ ۔

شانزے تم کرنا کیا چاہتی ہوں رات کے اس وقت تم مجھے چھت پر لائے بے فضول ہی مسکرائے جا رہی ہوں عروہ شانزے کی بے مطلب کی مسکراہٹ دیکھ بولی--

میں ابھی ایک منٹ میں آتی ہو شانزے مسکرائے اسے چھت پر اکیلے چھوڑے وہاں سے بھاگ گئ ۔

شانزے۔۔۔ شانزے عروہ بیچاری اسے آوازیں لگائے اس کے پیچھے بھاگی ہی تھی کہ اسے اپنا ہاتھ کسی کی مضبوط گرفت میں محسوس ہوا عروہ جیسے ہی پیچھے مڑی اپنے سامنے سلیم کو دیکھے وہی منجمند ہوگئ ۔۔

اچانک اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئ ۔

میں نے ہی شانزے کو تمہیں یہاں لانے کے لیے کہاں تھا مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی سلیم عروہ کا ہاتھ چھوڑے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا اس کی چھوٹی درمیانی بروان آنکھیں شرم سے جھک گئ تھی

عروہ کی پہلے کبھی ایسی حالت نہیں ہوئ تھی لیکن جب سے اس کے رشتے کی بات ہوئ تھی اس کے جذبات منہ زور ہو رہے تھے لاکھ کوششوں کے باوجود بھی عروہ اپنی حالت چھپا نہیں پا رہی تھی ۔۔

ہمارے والدین نے ہمارے لیے جو بھی فیصلہ کیا ہو لیکن میں پھر بھی تمہاری مرضی جاننا چاہوں میرے لیے تمہاری رضا مندی جاننا بہت ضروری ہے اگر تم اس رشتے یہ خوش ہو تبھی یہ رشتہ ہو گا اگر نہیں تو تم انکار کر سکتی ہوں مجھے کوئ اعتراض نہیں ہے --

کیا تم میرے ساتھ اپنی ساری زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو سلیم ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کے چہرے کو اوپر کیئے اس کی جھکی ہوئ آنکھوں کی طرف دیکھنے لگا عروہ کا شرم سے برا حال ہو رہا تھا ۔

اس کی ہتھلیاں پسینے سے بھیگ گئ تھی --

ٹھیک ہے میں تمہاری خاموشی کو پھر نہ ہی سمجھو سلیم اسے خاموش دیکھ بولا---

نہیں ---عروہ جھٹ سے پلکیں اٹھائے اس کی جانب دیکھنے لگی ایک پل کو دونوں کی آنکھیں ایک دوسرے سے ملی کیا کچھ نہیں تھا عروہ کی آنکھوں میں پیار

محبت ،احساس اس سب سے اس کی آنکھیں چمک رہی تھی اس کی آنکھیں اس کے دل کا حال بیان کر رہی تھی سلیم ان آنکھوں میں اپنے لیے پیار اچھے سے دیکھ سکتا تھا --

تو پھر میں تمہاری ہاں سمجھو سلیم شرارت سے اس کے کان میں سرگوشی کیئے بولا۔ عروہ بنا کچھ بولے شرما کر وہاں سے بھاگ گئ --

سلیم اسے یوں شرما کر بھاگتے ہوئے دیکھ مسکرا گیا --

اس نے کبھی عروہ کو غلط نگاہ سے نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی اسے اندازہ تھا کہ عروہ اس سے اتنی محبت کرتی ہے

***

بھائی تم لوگ کی تو زندگی سیٹ ہوگئی ایک میں ہی اکیلا رہ گیا ہوں تم دونوں کو دیکھ کر اب مجھے اپنے کنوارے ہونے پر افسوس ہو رہا ہے صدام ریحان اور سلیم کو تیار ہوتے دیکھ افسوس سے بولا ۔آج سلیم کے ساتھ ساتھ ریحان اور شانزے کی بھی منگنی کی رسم تھی اور یہ انوکھی فرمائش بھی شانزے کی تھی ۔۔

بھائی تمہیں کس نے کہا ہے کنوارا رہنے کے لیے تم بھی منگنی کروا لو سلیم صدام کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے مسکرایا۔
منگنی کے لیے ایک عدد لڑکی کی ضرورت ہوتی ہے ریحان کہے مسکرایا

اڑا لو جتنا مذاق اڑانا ہے اپنا بھی ٹائم آیا گا صدام کہے خود ہنسنے لگے ریحان اور سلیم بھی اس کے ساتھ ہنسنے لگے ۔۔۔

***

ماشا اللہ میری دونوں بیٹیاں بہت پیاری لگ رہی ہے پروین باری باری دونوں کی پیشانی چومے انہیں سینے سے لگا گئ ۔

پالر والی دونوں کو تیار کیۓ جا چکی تھی دونوں نے ایک جیسا ٹی پینک کالر کا ڈریس پہنا ہوا تھا فل فیری فراک اس کے اوپر پینک ہیوی سٹون کا کام ہوا تھا لائٹ میک اپ کیۓ بالوں کو ڈھیلے جوڑے میں قید کیۓ دونوں بہت ہی پیاری لگ رہی تھی ۔

اگر دونوں تیار ہو تو میرے ساتھ باہر چلو خالہ میں ابھی سینڈل ڈال کر آئ تب تک آپ عروہ کو اپنے ساتھ لے جائے میں ابھی ایک منٹ میں آتی ہو ۔

ٹھیک ہے بیٹا جلدی آنا پروین عروہ کو ساتھ لیے باہر کی جانب بڑھی ۔۔

شانزے جلدی میں سینڈل پہنے کے لیے نیچے جھکی ہی تھی کہ پیچھے سے اس کے فراک کی زپ اچانک سے کھل گئ۔

یا اللہ یہ کیا ہو گیا شانزے جلدی سے سیدھی ہوئ ڈریس کو آگے سے ایک ہاتھ سے تھامے دوسرے ہاتھ سے زپ بند کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن زپ تھی کہ بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اور کمرے میں اس کے علاوہ کوئ موجود بھی نہیں تھا جس سے مدد لے سکتی شانزے ابھی زپ بند کرنے کی کشمکش میں لگی ہوئ تھی کہ اسے دروازہ کھولنے کی آواز آئ شانزے دونوں ہاتھوں سے فراک تھامے پیچھے مڑی --

تم --- تم یہاں کیا کر رہے ہوں شانزے ریحان کو یہاں دیکھ کر گھبراتے ہوئے اپنے پیچھے موجود الماری سے جا لگی --

کیا ہوا ہے تم ٹھیک تو ہوں ریحان اسے یوں گھبراتا ہوا دیکھ پریشان ہوا ریحان اپنی خالہ اور عروہ کو کمرے سے اکیلا جاتا دیکھ شانزے کو دیکھنے کے خیال سے کمرے میں چلا آیا تھا۔

ہاں میں ٹھیک ہوں تم جاوں یہاں سے شانزے اچھے سے ڈریس کو پکڑے ریحان کی جانب دیکھنے لگی جو اسے ہی گور کر دیکھ رہا تھا --

کیا ہوا ہے تم اتنی گھبرائ ہوئ کیوں ہو ریحان پریشانی سے اس کی جانب بڑھا

--وہی پہ رک جاوں میرے نزدیک مت آنا شانزے خود میں سمٹ گئ --

آج پہلی بار اسے ریحان کے سامنے شرم محسوس ہو رہی تھی ۔

بات کیا ہے جب تک تم بات نہیں بتاوں گئ میں نہیں جانے والا ریحان بھی بات جاننے کے لیے بضد ہوا

شانزے کچھ دیر ریحان کو خاموشی سے دیکھتی رہی پھر کچھ سوچتے ہوئ بولی--

For more visit (exponovels.com)

تم پلیز باہر سے کسی کو بھیج دو گئے میری فراک کی زپ کھول گئ ہے شانزے انتہائ شرمندگی سے بولی --

اس میں کسی کو بلوانے کی کیا ضرورت ہے میں ہوں نہ میں بند کر دیتا ہو ریحان الماری کے ساتھ لگی ہوئ شانزے کی جانب بڑھا --

نہیں--- تم رہنے دو تم باہر سے ماما کو بھیج دو گی میں ان سے کروا لو گئ شانزے اسے بتانے پر پانی پانی ہو رہی تھی اور یہاں تو ریحان خود زپ بند کرنے کی بات کر رہا تھا --

ماما کو کیوں بھیجوں میں یہاں موجود ہو تو کسی تیسرے کی کیا ضرورت میں خود بند کر دیتا ہو ریحان اسے کمرے سے پکڑے اپنے بلکل نزدیک کر گیا شانزے زور سے اپنی آنکھیں بند کر گئ ریحان کو اس کی اس حرکت پر بے حد پیار آیا ریحان اس کے تیار ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا آنکھوں پر ہوا میک اپ اس کی آنکھوں کو اور

خوبصورت بنا رہا تھا لائٹ پینک لیپسٹک سے سجے ہوئے اس کے ہونٹ اس کے جذباتوں کو ہوا دے رہے تھے --

ریحان اس کے چہرے کو دیکھتا ہوا آہستہ آہستہ اس کی زپ کو اوپر کرنے لگا جیسے جیسے ریحان کا ہاتھ اس کی کمرے سے ٹچ ہو رہا تھا شانزے کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا شانزے زور سے آنکھیں بند کیۓ سختی سے ریحان کے بازوں کو تھام گئ -

ریحان اس کے چہرے کے ہر ایک ایکسپریشن کو دیکھ کر مسکرا گیا --

اس کے سامنے مضبوط بننے والی لڑکی اس کی اتنی سی قربت پر اتنی مچل اٹھی تھی --

ریحان زپ بند کیۓ اس کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرے اوپر کیۓ اسے دیکھتے ہوئے بولا --

تمہارا کام ہو گیا اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہوں شانزے ایک دم سے آنکھیں کھولے ریحان کو دیکھنے لگی ریحان اس کے بے حد قریب کھڑا تھا چند سکینڈ اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد شانزے ریحان کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے لگی --

تمہارا کام تو ہو گیا لیکن میرے کام کا کیا ریحان اس کی ہر کوشش کو ناکام بنائے آئ برو اچکائے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا ۔

تمہارا کونسا کام --

میری آج کی کس کہا ہے وہ تو تم دینا ہی بھول گئ چلو ابھی جلدی سے میرا کام پورا کر دو ۔

ریحان دیکھوں دیر ہو رہی ہے ابھی کوئ باہر سے آ جائے گا مجھے جانے دو شانزے کو اس کی فضول سی بات پر بے حد غصہ آیا تھا --

جب تک تم میرا کام نہیں کر دیتی ہم باہر نہیں جائے گئے --

ریحان ----ریحان مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ مجھے جانے دو باہر سب میرا انتظار کر رہے ہیں شانزے اپنا سارا زور لگائے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی ۔

ریحان اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہیں ہوا تھا اتنے بڑے سانڈ کے آگے یہ چھوٹی سی چیز کی کیا اوقات تھی

تم باہر تب ہی جا سکتی ہو جب میرا کام کر دو ورنہ تم باہر نہیں جا سکتی ---

شانزے مرتی کیا کرتی ہمت جمع کئے شانزے آگے بڑھی لیکن اس سے آگے اس کی ہمت جواب دے گئ تھی --

اگر تم سے نہیں ہو رہا تو میں کوشش کرتا ہو ریحان اسے اتنی دیر سے اپنے چہرے کو دیکھتا دیکھ ایک آنکھ مار گیا --

نہیں ---میں خود کرتی ہو شانزے اس دن کا واقع سوچے جلدی سے بولی --

For more visit (exponovels.com)

چلو جلدی کرو میں انتظار کر رہا ہو ۔

شانزے ایک بار پھر ہمت کر کے اس کے گال پر جھکے اپنے لب رکھنے والی تھی کہ ریحان اپنا رخ موڑے شانزے کے ہونٹوں کو چوم گیا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شانزے کو جب تک سمجھ آتی ریحان اپنا کام کیۓ پیچھے ہو چکا تھا ۔۔۔

کس یہاں کرتے بچوں کی طرح گال پہ نہیں ریحان اسے اپنی گرفت سے آزاد کیۓ اسکے کے گال کھینچ گیا چلو شاباش اب جلدی سے باہر آ جاوں مجھ سے اب مزید انتظار نہیں ہوتا ۔۔

شانزے شاک کی کفیت میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے ہوا کیا ہے اس کی حرکتیں دن بہ دن عجیب ہوتی جا رہی تھی شانزے کسی کو بتا بھی نہیں سکتی تھی

***

For more visit (exponovels.com)

چاروں جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے ان پر پھولوں کی برسات شروع ہو گئ --
دونوں کپل چلتے ہوئے سٹیج کی جانب بڑھیں ماشا اللہ دونوں کپل بہت ہی پیارے لگ رہے تھے ایک ساتھ ---ٹی پینک کے ساتھ وائٹ کنٹراس بہت ہی جچ رہا تھا سلیم اور ریحان وائٹ ٹو پیس پہنے بہت ہینڈسم لگ رہے تھے --
صائمہ اور پروین انگوٹھی کے بوکس لیے اوپر سٹیج پر چاروں کے پاس گئ -
پہلے سلیم نے عروہ کو رنگ پہنائ اس کے بعد عروہ نے ریحان کو عروہ نے جیسے ہی ریحان کو رنگ پہنائ پورے ہال میں ایک شور سا گونجا عروہ شرم کے مارے نظریں جھکا گئ --

ماما اب میری باری شانزے صائمہ کے ہاتھ سے رنگ لینے کے لیے آگے بڑھی یہ پہلی دولہن تھی جو اپنی ساس سے انگوٹھی تقریبا چھین رہی تھی

صبر رکھوں شانزے پہلے تم نہیں ریحان تمہیں انگوٹھی پہنائے گا صائمہ کہے ریحان کو انگوٹھی پکڑا گئ شانزے خوشی سے ریحان کے آگے بایاں ہاتھ پھیلا گئ اسے اپنی شادی کا بہت شوق تھا شادی سے زیادہ شادی کے دوران ہونے والی رسموں سے اسے زیادہ لگاو تھا اس نے اپنی شادی کے لیے بہت خواب سجائے تھے جسے وہ ایک کھڑوس انسان کے لیے قربان نہیں کر سکتی تھی ۔۔

ریحان کی اگر اس گھر پر چلتی تو شاید وہ اس منگنی کے لیے بھی راضی نہیں ہوتا نکاح ہو گیا تھا اس کے لیے بس یہی کافی تھا ۔۔

چلو آپ پہناو بھی شانزے بے تاب ہوتی بولی ۔

انسان میں کوئ صبر نام کی بھی چیز ہوتی ہے ریحان اپنا غصہ دبائے آہستہ آواز میں کہے رنگ شانزے کی انگلی میں پہنا گیا ۔

شانزے ریحان کی ساری باتیں اگنور کیۓ سب کے سامنے انگوٹھی کو چوم گئ اس کی یہ حرکت دیکھے جہاں سب مسکرائے تھے وہی ریحان کے لب بھی ہلکے سے مسکرائے ۔

چلو بیٹا اب تمہاری باری صائمہ کہے شانزے کو رنگ پکڑا گئ شانزے خوشی خوشی ریحان کو رنگ پہنائے مسکرا گئ ۔۔۔

اینگیجمنٹ کی رسم خیر خیرایت سے پوری ہوگئ تھی ۔۔

***

عروہ تم نے میری رنگ دیکھی کتنی خوبصورت ہے

کوئ ستر بار تو تم مجھے اپنی رنگ دیکھا چکی ہوں لیکن میری تم نے ایک بار بھی نہیں دیکھی عروہ موبائل میں اپنی آج کی تصویریں دیکھے بولی ۔

جب سے انگوٹھی اس نے انگلی میں پہنی تھی تب سے اس کا تقریبا آدھا دماغ تو کھا چکی تھی ۔

یار میں آج بہت خوش ہو فائنلی میری بھی آج ایگیجمنٹ ہوگئ تمہیں پتہ ہے مجھے کتنا شوق تھا میری بھی ایگیجمنٹ ہوں کوئ سال دو سال میرے بھی سسرال سے عیدیں آئے لیکن ایسا کچھ ہوا ہی نہیں ہوا تو ڈائریکٹ نکاح وہ بھی اس کھڑوس کے ساتھ ۔

عروہ تم ریحان بھائ کو ایسے کیوں بولتی ہوں وہ کتنی اچھے تو ہیں ہر کیسی سے کتنی اچھی طرح سے بات کرتے ہیں اب تو وہ تم سے جھگڑتے بھی نہیں ہے ۔

تمہیں کیسے پتہ وہ مجھ سے نہیں جھگڑتے شانزے عروہ کی طرف دیکھتی ہوئ آئ برو اچکا گئ ۔

مجھے کیسے نہیں پتہ ہو گا میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھتی ہوں ریحان بھائی اب پہلے کی طرح تم پر غصہ نہیں کرتے مجھے تو لگتا ہے ریحان بھائی کو تم سے محبت ہو گئی ہے عروہ ہلکا سا مسکرائی --

عروہ کی باتیں سنے شانزے کی نظروں میں ریحان کا بدلہ ہوا چہرہ آیا --
جب انسان کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ کس طرح کی حرکتیں کرتا ہے میرا مطلب ہے کس طرح ری ایکٹ کرتا ہے شانزے عروہ کے پاس جا بیٹھی ۔
اب مجھے کیا پتہ ہو گا کہ انسان کس طرح بی ہیو کرتا ہے میں نے کونسا پی ایچ ڈی کر رکھی ہے عشق محبت میں --پی ایچ ڈی نہ سہی لیکن محبت تو کرتی ہو سلیم سے ۔

محبت تو کرتی ہو لیکن مجھے یہ نہیں پتہ کہ محبت میں ری ایکٹ کیسے کرتے ہیں مجھے تو بس اس کے سامنے جاتے ہی شرم آتی ہے اس کے علاوہ مجھے کچھ نہیں پتہ عروہ کندھے اچکا گئ ۔

تمہیں سلیم سے شرم آتی ہے شانزے عروہ کے چہرے کو دیکھے مسکرا گئ جو ابھی بھی شرما رہی تھی ۔۔

اوئے ۔۔۔ ہوئے ۔۔ تم تو اس کے نام سے بھی شرماتی ہو شانزے اسے کندھا مارے مسکرا گئ ۔

شانزے تم بہت بدتمیز ہو عروہ اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئ ۔

تم کہاں جا رہی ہوں اب شانزے عروہ کو کمرے سے باہر جاتا دیکھ بولی ۔

میں ماما کے ساتھ سونے جا رہی ہوں عروہ کہے وہاں سے بھاگ گئ شانزے پیچھے سے اسے آوازیں ہی دیتی رہ گئ ۔۔۔

***

عروہ کب کا ڈریس چینج کر چکی تھی جبکہ شانزے ابھی تک اسی ڈریس میں موجود تھی اسے ایگیجمنٹ کی اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ اس نے ڈریس ابھی تک چینج ہی نہیں کیا تھا ڈریس چینج کرنے کے خیال سے شانزے ڈریسنگ روم میں گئ ۔
ڈریس چینج کئے شانزے جیسے ہی ڈریسنگ روم سے باہر نکلی اپنے بیڈ پر ریحان کو لیٹا دیکھ خیران ہوئ ۔۔

تم یہاں کیا کر رہے ہوں شانزے چلتی ہوئ اس کے قریب آئ ۔
ریحان اس کی بات اگنور کئے خاموشی سے اسے سر سے لے کر پاوں تک دیکھنے لگا بلیک ٹروزر اور اس کے اوپر بلیک ہی ڈھیلی ٹی شرٹ پہنے شانزے بہت پیاری

For more visit (exponovels.com)

لگ رہی تھی لمبے کالے ریشمی بال اس کی کمر پر جھول رہے تھے کچھ بال اس کی پیشانی کو چھپائے ہوئے تھے ---

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہو تم یہاں کیا کر رہے ہو شانزے ریحان کو خود کو گھورتا ہوئے دیکھتا دیکھ اس کے مزید قریب جا کر کھڑی ہو گئ --

ریحان ایک منٹ ضائع کیۓ بنا اسے بازوں سے اپنی جانب کھینچ گیا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شانزے کو کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا اور وہ سیدھا ریحان کے سینے پر جا گری --

ریحان اسے نیچے کیۓ خود اس کے اوپر اپنا سایہ بنائے اس کے چہرے سے بالوں کو پیچھے ہٹانے لگا

یہ کیا بدتمیزی ہے پیچھے ہٹو شانزے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی ۔

یہ بدتمیزی نہیں ہے تمہارے شوہر کا تمہارے لیے پیار ہے ریحان اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں پھسائے بیڈ کے ساتھ لگا گیا نیچے سے اس کی دونوں ٹانگوں کو اپنی ایک ٹانگ میں لاک کئے اسے پوری طرح اپنے شکنجے میں لے گیا ۔۔

کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہوں شانزے خود کو اس کے شکنجے سے باہر نکالنے میں ناکام ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی ۔۔

تمہیں کس نے کہا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔ریحان اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپائے گہرا سانس بھرے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار گیا ۔

شانزے کی دل کی دھڑکن اچانک ایک دم سے تیز ہوئ اس کی گرم سانسیں اس کی دھڑکن کو بڑھا گئ ۔۔

بولوں تمہیں کیسے پتہ چلا کے میں تم سے محبت کرتا ہوں ریحان اسے خاموش دیکھے اس کی گردن سے چہرہ اوپر اٹھائے اسے دیکھنے لگا --

تم مجھ سے جھگڑتے کیوں نہیں اور یہ عجیب عجیب حرکتیں کیوں کرتے ہوں-- شانزے کہے ریحان کی جانب دیکھنے لگی جو لبوں پر ہلکی مسکراہٹ سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا --

میں تم سے محبت نہیں کرتا تمہارا شوہر تم سے محبت کرتا ہے
مطلب--- تم ہی تو ہو میرے شوہر شانزے نہ سمجھی سے بولی --
ایک ریحان ہے جو تمہارا شوہر ہے اور تم سے بہت محبت کرتا ہے اور ایک ریحان وہ ہے جو تم سے بہت نفرت کرتا ہے ریحان شانزے کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے بولا -

ریحان کی باتیں شانزے کے سر کے اوپر سے جا رہی تھی -- ایک تو اس کی الجھی ہوئ باتیں اوپر سے اس کی جان لیوا قربت شانزے کی سانسیں بھاری ہو رہی تھی --

ایک بات پوچھو -- شانزے ریحان کو آنکھیں بند کئے اپنی پیشانی سے سر ٹکائے دیکھتا دیکھ بولی۔
ہاں پوچھو ریحان آنکھیں بند کئے ہی بولا--
تمہیں کیسے پتہ چلا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئ ہے شانزے کا سوال سنے ریحان اپنا سر اٹھائے اسے دیکھنے لگا کچھ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد اس کے ہاتھوں کو آزاد کرتے ہوئے ایک ہاتھ اس کا اپنے دل کے مقام پر رکھ گیا اور ایک ہاتھ اس کا اس کے دل کے مقام پر رکھ گیا دونوں کی دل کی دھڑکن ایک رفتار پر چل رہی تھی --

For more visit (exponovels.com)

شانزے دونوں کی ایک جیسے دل کی دھڑکن سنے خیران ہوئ ریحان کی جانب دیکھنے لگی --

ایسے پتہ چلا تمہارے پاس آنے سے میرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے میرا دل میرے قابو میں نہیں رہتا اور اسی طرح میرے نزدیک آنے سے تمہارے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو جاتی ہے اس کا مطلب ہے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہوں --

نہیں میں تم سے محبت نہیں کرتی شانزے فورا اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ گئ --

اچھا ایسی بات ہے تو پھر میرے نزدیک آنے سے تمہارے دل کی دھڑکن کیوں تیز ہو جاتی ہے تمہاری سانسیں ایک دم سے بھاری کیوں ہو جاتی ہے -

ایسا کچھ نہیں ہے تمہارے پاس آنے سے مجھے کوئ فرق نہیں پڑتا -

اچھا پھر تو میرے کس کرنے سے بھی تمہیں کوئ فرق نہیں پڑتا ہو گا ریحان اس کے سرخ ہونٹوں پر نظریں گاڑھے بولا---

شانزے ایک پل کو گھبرائ --

ریحان مسکرائے ایک نظر شانزے کی آنکھوں میں دیکھے اس کی ہونٹوں پر جھک گیا

ہلکا سا چھوئے ریحان پیچھے ہوا --

اب کچھ محسوس ہوا ۔

نہیں ---شانزے گلا تر کیئے نہ میں سر ہلا گئ

ریحان ایک بار پھر اس کے ہونٹوں پر جھکے ہلکا سا کاٹے پیچھے ہوا--

شانزے غصے سے اسے گھورنے لگی ۔

اب تو کچھ محسوس ہوا گا ۔

کوئ بہت ہی بدتمیز انسان ہو تم چھوڑوں مجھے شانزے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرتی ہوئ اپنی ٹانگے اس کے شکنجے سے چھوڑانے لگی --

ویسے ایک بات بتاوں ریحان اس کے بالوں کو پیشانی سے پیچھے ہٹائے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ تھوڑا اوپر کو اٹھاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا

شانزے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر ہی رکھے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی --

تم آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی کئ لمحے دونوں ایسے ہی ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پہلی دفعہ شانزے شرم سے نظریں جھکا گئ جسے دیکھ ریحان مسکرا گیا اور پوری شدت سے اس کی پیشانی کو چوم گیا ---

ریحان چھوڑوں مجھے کوئ آ جائے گا شانزے فورا واپس اپنی ٹون میں آئ ریحان اتنی مضبوطی سے اسے پکڑے ہوئے تھا کہ شانزے چاہ کر بھی خود کو چھوڑا نہیں پا رہی تھی --

ایک شرط پر چھوڑ سکتا ہوں ۔

For more visit (exponovels.com)

میں تمہاری کوئ شرط نہیں ماننے والی ۔ شرط تو ماننی پڑے گئ اگر تم آزاد ہونا چاہتی ہوں تو تمہیں مجھے سے التجا کرنی ہو گئ ہاتھ جوڑ کر مجھ سے بولنا ہو گا اور یہ سب مجھے زور سے گلے لگا کر بولنا ہو گا ۔

اس کی فرمائش سنے شانزے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو ۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی ۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ساری رات ہم دونوں ایسے ہی گزارے گئے ویسے ایک راز کی بات بتاوں دروازے کا لاک کھولا ہوا ہے کسی بھی وقت کوئ بھی اندر آ سکتا ہے

شانزے پر خیرت کا پہاڑ ٹوٹا ۔۔

ریحان تم ایسا کیسے کر سکتے ہوں یا اللہ کوئ آگیا تو شانزے اپنے آپ کو چھوڑانے کے لیے پھڑپھڑانے لگی ۔۔

ریحان چھوڑوں مجھے شانزے چلائ ۔۔

پہلے میں نے جو کہا ہے وہ کرنا ہو گا پھر ہی رہائی ملے گئ جتنی دیر کروں گی اتنا پکڑے جانے کے چانسس زیادہ ہو گئے --

ریحان میں سہی سوچتی ہوں تم بہت ہی گھٹیا انسان ہوں بدتمیز ہوں اور ایک نمبر کے کھڑوس انسان ہوں --

یو باتیں کر کے ٹائم ضائع مت کرو ورنہ کوئ آ جائے گا --

شانزے کبھی دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی تو کبھی ریحان کی جانب اگر کوئ انھیں اس حالت میں دیکھے گا تو کیا سوچے گا شانزے یہ سوچ کر ہی شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی ---

مجبورا شانزے ریحان کے گلے میں بازوں ڈالے اس کے سینے سے لگی ریحان مسکرائے اس کی کمر کے گرد حصار بنائے اس زور سے بیچ گیا --

ریحان پلیز ۔۔۔مجھے چھوڑ دو اس کے کانوں میں رس گھولتی آواز ریحان کو ہنسنے پر مجبور کر گئ ریحان کا قہقہ پورے کمرے میں گونجا ریحان کچھ دیر اسے محسوس کیئے اسے چھوڑتے ہوئے پیچھے ہوا ۔۔

شانزے اس کے چھوڑتے ہی ایک سکینڈ ضائع کیئے بنا بیڈ سے نیچے اتری ۔۔

چلو اب نکلو یہاں سے اس سے پہلے یہاں کوئ آ جائے شانزے دوسری سائیڈ پہ آئے ریحان کو بازوں سے پکڑے دروازے کی جانب لائ ۔۔

ویسے تم جتنی بیوقوف لگتی ہوں اس سے کہی زیادہ بیوقوف ہو دروازہ لاک ہی تھا ۔

ریحان تم ایک نہایت ہی گھٹیا انسان ہو دفع ہو جاوں یہاں سے اس پہلے میں تمہارا سر پھاڑ دو شانزے دانت چبائے بولی اسے بے حد غصہ آ رہا تھا

گڈ نائٹ مائے گرل ریحان ایک بار پھر آگے بڑھا اس کے گال کو لبوں سے چھوئے وہاں سے بھاگ گیا ۔

میں تمہیں چھوڑوں گئ نہیں ریحان کے بچے شانزے غصے سے دروازے بند کیئے اس کے ساتھ ٹیک لگا گئ ---

****

ایک مہینے بعد ----

شانزے بیٹی سب تیاری مکمل ہوگئ ہے کچھ رہ تو نہیں گیا --
نہیں خالہ سب تیاری مکمل ہوگئ ہے ایک دو کام رہ گئے ہیں وہ میں اور عروہ کر لے گئ آپ پریشان مت ہو --

For more visit (exponovels.com)

ماما آپ ٹینشن کیوں لے رہی ہے آپکے پاس اتنی سمجھدار بچیاں موجود ہے آپکو تو پریشان ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے ہم شادی کا سارا کام سنبھال لے گئ عروہ پروین کے گلے میں بازو ڈالے اس کے گال کو پیار سے چوم گئ --

بلکل سہی کہہ رہی ہے عروہ آپ بلکل بھی ٹینشن مت لے ہم شادی کا سارا کام دیکھ لے گئے سلیم جو تقریبا ابھی آیا تھا عروہ کی بات سن کے ہاتھ میں پکڑا سامان صوفے پہ رکھے ان کے پاس آگیا--

میں صدقے جاوں --میرا بچہ پروین سلیم کی پیشانی کو چومے اس کے سر پر ہاتھ پھیرے پیچھے ہوئ عروہ سلیم کو دیکھے شرما کر پروین سے تھوڑا دور کھڑی ہو گئ --

سلیم صاحب آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں آپ جانتے ہیں نہ شادی تک آپ کا یہاں آنا منع ہے شانزے ایک آئ برو اچکائے سلیم کی آنکھوں میں دیکھنے لگی -

ہاں تو میں کونسا اپنی مرضی آیا ہوں ماما نے کچھ سامان بیجھا تھا تم دونوں کے لیے وہی لایا ہوں ۔

مجھے سب پتہ ہے سامان تو بہانہ ہے اصل وجہ تو کچھ اور ہے شانزے پروین کی موجودگی کا احساس کیۓ سرگوشی میں بولی مسکرا گئ ---

تم لوگ باتیں کروں میں سلیم کے لیے چاۓ کا بندوبست کرتی ہوں پروین کہے وہاں سے چلی گئ ۔

میں ماما کی ہلیپ کرتی ہوں عروہ ابھی دو قدم آگے بڑھی تھی کہ سلیم بھاگتے ہوۓ اس کی کلائ مضبوطی سے تھام گیا --

تم کہا چلی اتنے دن بعد ملاقات کا موقع ملا ہے اسے ایسے تو جانے نہیں دے سکتے --

کتنے بے شرم انسان ہو تم میری موجودگی کا تو توڑا خیال کر لیتے بہن کے سامنے ہی شروع ہو گئے ۔

اس میں شرم والی کونسی بات ہے آجکل تو لوگ اپنی منگیتر کے ساتھ پتہ نہیں کہا کہا گھومتے ہیں ساری ساری رات باتیں کرتے ہیں لیکن یہاں تو کچھ بھی ایسا نہیں ہے آج خیر سے ایک موقع ملا ہے اسے بھی شرم سے گنوا دو ۔۔
ویسے تمہارا شوہر بھی باہر تمہارا انتظار کر رہا ہے

کیا۔۔۔وہ یہاں کیا کر رہا ہے شانزے کو شاک لگا ۔۔
خود ہی جا کر پوچھ لو ۔اور ذرہ اختیاط سے جانا شیر بہت غصے میں ہے یہ نہ ہو کہ بلی کا شکار ہو جائے

اور بلی بیچاری کو پتہ بھی نہ چلے سلیم اور عروہ ایک ساتھ ہنس دیے --

کوئ بہت ہی فضول قسم کے الفاظ تھے شانزے مصنوعی ہنسے فورا باہر کی جانب بڑھی --

آہا-- تم کہا چل دی --
سلیم ایک بار پھر وہاں سے بھاگتی ہوئی عروہ کو پکڑے اس کے شرم سے لال ہوئے چہرے کو دیکھنے لگا --
وہ میں ماما کے ساتھ مدد کروانے جا رہی تھی -
یار کبھی اپنا تھوڑا سا ٹائم اس ناچیز کو بھی دے دیا کرو یہ ناچیز تو ہر وقت تمہارے در پر بیٹھا رہتا ہے تھوڑی سی نظریں کرم ادھر بھی کر دیا کرو سلیم تھوڑی سے اس

کا چہرہ اوپر کیئے اس کے چہرے پر پھوک مارے اس کے چہرے پر لہرا رہے بالوں کو پیچھے کر گیا۔

عروہ زور سے اپنی آنکھیں میچ گئ اس کی سانس بھاری ہو گئ جب جب سلیم اس کے نزدیک آتا تھا اس کا یہی حال ہوتا تھا شرم سے اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو جاتا تھا اس کے الفاظ اس کی زبان کا ساتھ نہیں دیتے تھے ---

یار تم مجھ سے بات کرنے میں اتنا شرماتی ہو تو ہماری فرسٹ نائٹ کو تمہارا کیا بنے گا سلیم اس کے کانوں میں سرگوشی کیئے مسکرا گیا عروہ اس کی بات سنے شرم سے پانی پانی ہوئ اپنا سر جھکا گئ اس کا دل کیا اپنے آپ کو کہی پر چھپا دیے ----

***

شانزے باہر کھڑی ریحان کے گاڑی کے پاس آئی ۔ لیکن اسے ریحان کہی نظر نہیں آرہا تھا شانزے گاڑی کے آگے دیکھتی ہوئے پیچھے کی طرف گئی کہ اچانک اسے کمر سے کیسی نے زور سے اپنی طرف کھینچا اس سے پہلے شانزے کی ڈر سے چیخ بلند ہوتی کیسی کا بھاری مضبوط ہاتھ اس کی آواز کو دبا گیا ۔۔

شانزے پوری طرح ریحان کے قبضے میں تھی ریحان ایک ہاتھ سے اسے کمر سے پکڑے دوسرا ہاتھ اس کے لبوں پر رکھے اس کی آواز کو دبائے اس کے کان پر جھکا۔۔

لڑکی جو کچھ بھی ہے نکال دو ورنہ گولی سے تمہارا سر اڑا دو گا ریحان ہاتھ اس کے لبوں سے ہٹائے دو انگلیوں کو اس کے سر کے پچھلے حصے پر رکھے بھری بھرکم آواز میں بولا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

پلیز مجھے مت مارنا میری تو ابھی شادی ہی نہیں ہوئ پلیز مجھے چھوڑ دو میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ کو دینے کے لیے لیکن میرے شوہر کے پاس بہت کچھ ہے آپ مجھے چھوڑ کر اسے پکڑ لے شانزے ایک سانس میں بولی ---اس کا دل اندر سے کانپ رہا تھا اس کی ٹانگیں ڈر سے کانپ رہی تھی تقریبا اس کا پورا جسم ہی ڈر سے ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا ---

شانزے آنکھیں بند کئے کھڑی دل میں آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے ہنسے کی آواز آئ --

ریحان اسے چھوڑے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستے جا رہا تھا ۔

تم --گھٹیاں، بدتمیز ،انسان اکڑو، بندر ،کھڑوس چھوڑوں گئ نہیں میں تمہیں شانزے ریحان کو دیکھ مارنے کے لیے اس کی جانب لپکی اسے اس وقت ریحان پر بہت غصہ آ رہا تھا شانزے اس کے سینے پر مکے برسائے اپنے اندر کا سارا غصہ اس پر نکال رہی تھی --

یار تم اتنی ڈرپوک ہوں مجھے تو لگا تھا جس طرح میرے سامنے شیرنی بنی پھیرتی سب کے ساتھ ویسے ہی ہوگئ لیکن تم تو ڈرپوک چویا نکلی ریحان کی ہنسی کنڑول ہی نہیں ہو رہی تھی --

میں کوئ ڈرپوک چویا نہیں ہوں --وہ---تو یہ سب اتنی اچانک ہوا تو میں گھبرا گئ

اب تم جتنے مرضی بہانے بنا لو جو سچ تھا وہ سامنے آگیا ہے -

تم یہ سب کرنے کے لیے آئے تھے مجھے تنگ کر کے بہت مزہ آتا ہے نہ تمہیں

شانزے منہ پھولائے اس کی طرف دیکھنے لگی جو ابھی بھی مسکرا رہا تھا ---

کرنے تو کچھ اور آیا تھا لیکن تمہیں دیکھ کر پتہ نہیں میرے دماغ میں اس طرح کے خیال کیوں آجاتے ہیں -

تمہارا دماغ نہ خراب ہو گیا اس کی مرمت ہونے والی ہے ۔کسی اچھے سے میکانیک سے اس کا علاج کرواوں --

تم سے اچھا اس کا علاج کوئ نہیں کر سکتا ریحان اسے بازوں سے پکڑے اپنے قریب کیئے گاڑی کے بونٹ سے لگا گیا --

چھوڑوں مجھے دور ہٹو شانزے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی --

دور رہنے کے لیے نہیں میں تو تمہارے پاس رہنے کے لیے آیا ہوں بے حد پاس ریحان اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیے اس کی کمر سے لگائے اس کی غصیلی آنکھوں میں دیکھنے لگا جو غصے سے پھیلی ہوئ تھی ----

تم دونوں بھائی نہ خود سکون سے رہتے ہو اور نہ ہمیں سکون سے رہنے دیتے ہوں

ماما نے تم دونوں کو یہاں آنے سے منع کیا تھا نا۔۔

ماما نے منع کیا تھا اس لیے تم سے اتنے دن دور تھا ورنہ میرے بس چلے تو میں تمہیں ایک سکینڈ کے لیے بھی خود سے دور نہ کرو ریحان شانزے کی ناک کو لبوں سے چھوئے پیچھے ہوا۔۔

ریحان ۔۔۔شانزے ریحان کی اس حرکت سے گھبرائے یہاں وہاں دیکھے خود کو اس کی گرفت سے چھوڑانے لگی ۔۔۔

ریحان چھوڑوں مجھے اگر کسی نہ ہمیں دیکھ لیا تو کیا سوچے گا ہمارے بارے میں۔۔

جس کو جو سوچنا ہے سوچنے دو میں تو نہیں چھوڑنے والا تمہیں ۔۔

ریحان تم پاگل ہو گئے ہوں چھوڑوں مجھے اور اندر چلو تمہیں اپنی عزت کا خیال نہیں کم سہ کم میری عزت کا تو خیال کرو اگر کسی نے ہمیں ایسے دیکھ لیا تو اس کی نظر میں میری کیا عزت رہ جائے گئ --

ایک شرط پر چھوڑ سکتا ہوں ۔

ریحان میں اب تمہاری کوئ فضول کی شرط نہیں ماننے والی --

بلکل میری بہن اب تمہاری کوئ فضول کی شرط نہیں مانے گئ صدام مسکراتے ہوئے چلتا ہوا ان کے قریب آیا --

ریحان صدام کو دیکھ شانزے کو اپنی گرفت سے آزاد کئے سیدھا ہوا ۔

صدام بھائ آپ --آپ کب آئے ۔

بس ابھی -- لیکن مجھے لگ رہا ہے میں بلکل سہی وقت پر آیا ہوں ۔

کیوں ریحان ٹھیک کہا رہا ہو نا تم میرے گھر میں گھس کر میری بہن کو تنگ کر رہے ہوں --

تمہاری بہن میری بیوی ہے میرا جب دل کرے گا میں اس سے ملو گا ۔۔

نانانا۔۔یہاں ایسا نہیں ہو گا یہاں تمہاری نہیں چلے گئ جب تک شانزے یہاں ہے تب تک جو ہم چاہیے گئے وہی ہو گا اور ہم سب یہی چاہتے کہ جب تک شادی نہیں ہو جاتی تم اس سے ملنے تو دور اسے دیکھ بھی نہیں سکتے صدام لبوں پر گہری مسکراہٹ سجائے ریحان کے سامنے شانزے کا ہاتھ پکڑے اسے اندر کی جانب لے جانے لگا صدام ابھی دو قدم ہی آگے بڑھا تھا کہ اندر سے سلیم باہر آیا ۔۔

ماشااللہ ۔۔آپ جناب بھی یہی پر ہے مجھے تو لگا تھا صرف ایک بھائ ہی پاگل ہے لیکن یہاں تو دونوں بھائ ہی پاگل ہے تھوڑے دن صبر نہیں ہوتا تم دونوں سے

۔

یہ تو ہم آپ سے تب پوچھے گئے جب آپکی شادی ہو گئ تب ہم آپ سے پوچھے گئے کہ انتظار کس چڑیا کا نام ہے سلیم مسکراتے ہوئے ریحان کی جانب بڑھا ۔۔

اب تم دونوں بارات لے کر ہی آنا اس سے پہلے آئے تو سہی سلامت واپس نہیں جاوں گئے ---

***

ماما پلیز مان جائے --اگر لڑکے بیچولر پارٹی کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں وہ ساری رات مستی کرے گئیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے اور ویسے بھی ہم گھر میں پارٹی کریں گئے موج مستی کرے گئے شادی کے بعد ایسا موقع ملے نہ ملے شانزے معصوم سی شکل بنائے آنکھیں ٹمٹائے صائمہ کی جانب دیکھنے لگی --

صائمہ مان جا نہ بچیاں کونسا باہر جانے کی ضد کر رہی ہیں گھر میں ہی کچھ کرنے کا کہہ رہی ہے پروین شانزے کی سائیڈ لیے بولی صائمہ سب سے ہارتے ہوئے مان گئ -

جیسے تم سب کی مرضی ویسے ہی کرو لیکن ہم دونوں کو ان سب میں شامل مت کرو --

میری پیاری خالہ جان آپ دونوں کی بنا تو یہ پارٹی نامکمل رہی گئ آپ کو آنا ہی ہو گا عروہ صائمہ کے گال کھینچے وہاں اپنے لب رکھ گئ --

بالکل آپ دونوں بھی اس پارٹی میں شامل ہوگئ اور آپ کو پتہ یہ ایک تھیم پارٹی ہو گئ جہاں ہم مختلف ماڈلز بن کر آئ گئ --

کچھ خدا کا خوف کھاو لڑکیوں اب اس عمر میں تم دونوں ہم سے یہ سب کرواوں گئ تم دونوں ہی پارٹیاں کرو اب ہماری عمر نہیں پارٹیاں انجوائے کرنے کی --
پروین خالہ ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے آپ انڈیا کے ڈرامے نہیں دیکھتی ان میں تو لڑکی کی ماں کیسے ویل ڈریس ہو کے ہر فیکشن میں حصہ لیتی ہے اور ان کے

بزرگ وہ تو ان سے بھی چار قدم آگے ہوتے ہیں --اگر وہ یہ سب کر سکتی ہے تو آپ کیوں نہیں --

لیکن بیٹی---کوئ ایکسکیوز نہیں چلیں اٹھے دونوں اور جا کر رات کی پارٹی کی تیاری کرے تب تک ہم لوگ اپنے فرینڈز کو بھی بولا لیتے ہیں ۔

لیکن ہم لوگ پہنے گئ کیا ہمارے پاس تو ماڈلوں جیسی ڈریس نہیں ہے --صائمہ پریشان سے عروہ اور شانزے کی طرف دیکھنے لگی --

ماما آپ فکر نہ کریں آپ دونوں کے ڈریس آپ کے روم میں پہنچ جائے گئے آپ اندر جائے اور کوئ فیس پیک منہ پر لگائے تاکہ آپ دونوں فریش اور ینگ نظر آ سکیں --

For more visit (exponovels.com)

اب بس یہی سب کچھ دیکھنا رہ گیا تھا جیسے جیسے دنیا آگے جا رہی ہے لوگوں کو نئے نئے چونچلے سوجھ رہے ہیں ماما اب بس بھی کرے نہ اور جلدی سے تیاریاں کرے جا کر ----

اب مزہ آئے گا سلیم کا بچہ بڑی باتیں کر کے گیا تھا کہ ہم لوگ ساری رات باہر انجوائے کرے گئے مزے کریں گئے اور تم دونوں گھر بیٹھے کے سڑوں گئ اب اسے پتہ چلے گا لڑکیاں کچھ بھی کر سکتی ہے باہر نہیں جا سکتی لیکن گھر میں مزے کر سکتی ہے -

شانزے صائمہ اور پروین کے جاتے ہی سلیم کی باتیں سوچے بڑبڑائ --

شانزے ہمارے پاس بلکل بھی ٹائم نہیں ہے تم سب فرینڈز کو کال کرو میں کپڑوں کا انتظام کرتی ہو ---ہاں یہ ٹھیک رہے گا دونوں آفراتفری سے ادھر اودھر بھاگنے لگی ---

***

واہ بھائی کیا انتظام کیا ہے دل خوش ہو گیا ریحان سلیم صدام اور ان کے ساتھ موجود ان کے چار دوست کلب میں داخل ہوئے کلب بلکل خالی تھا ریحان نے آج کے دن کے لیے سارا کلب بک کروایا ہوا تھا ۔

وہاں شراب شباب ہر چیز موجود تھی --

امان میاں تم ابھی میرے بھائی کو جانتے نہیں ہو جس کام کی وہ اپنے اوپر ذمہ داری لیتے ہیں وہ کام تو پرفیکٹ ہونا ہی ہوتا ہے --

بلکل ریحان کوئی کام کریں اور لوگ اس کی تعریف نہ کریں ایسا کبھی ہو نہیں سکتا صدام آنکھ مارے مسکرا گیا --

بلکل ہمارا دوست لاجواب ہے آج کی شام بہت مست ہونے والی ہے ہمارے لیے بھی اور تم دونوں کے لیے بھی آج جتنا انجوائے کرنا ہے کر لو دو دن بعد تم دونوں کی آزادی بلکل ختم ہو جائے گئ پھر تم دونوں بیوی کے نخرے اٹھاتے ہی نظر آو گئے ---

ایسی بات نہیں بیٹا جی اگر لائف پارٹنر اچھا ہو آپ کے ساتھ مخلص ہو تو اس کے نخرے اٹھانے میں کوئ خرج نہیں ارشاد سلیم اور ریحان کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بولا --

انکل آپ یہاں --دونوں کے دوست خیران ہوئے تھے

ہاں بلکل میں یہاں--کیوں میں تم لوگوں کے ساتھ پارٹی انجوائے نہیں کر سکتا یہ پھر تم سب مجھے بوڑھا سمجھتے ہو اور اپنی نوجوان پارٹی میں شامل نہیں کرنا چاہتے --

نہیں انکل ایسی بات نہیں ہے موسٹ ویلکم --

بلکل ہمارے ڈیڈ پرانے زمانے کے لوگوں جیسے نہیں یہ آج کے نوجوان ہے سلیم
ہنسے ارشاد کے گلے لگ گیا ۔۔
چلو تو پھر پارٹی شروع کرتے ہیں میں بھی تو دیکھو میرے بیٹوں نے کیسا انتظام کیا
ہے سب ایک ساتھ کلب میں داخل ہوئے ۔۔۔

***

تھوڑے ہی وقت میں شانزے عروہ اور اس کے فرینڈز مل کر گھر کا نقشہ ہی بدل
گئے تھے یہ گھر کم کلب زیادہ لگ رہا تھا ۔۔
فل لاوڈ میوزک میں انجوائے کرتے ہوئے سب ایک ایک کر کے اپنے جلوے دیکھا
رہے تھے سب نے بلیو کلر پہن رکھا تھا صائمہ اور پروین بلیو شلوار قمیض کے اوپر
بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کئے اس کے اوپر بڑے بڑے پھول لگائے بلکل

پرانے زمانے کی ہیروئن لگ رہی تھی دونوں کو بہت شرم بھی آ رہی تھی آج پہلی دفعہ دونوں اس قدر تیار ہوئ تھی --

عروہ نے فل بلیو میکسی پہن رکھی تھی درمیان سے مانگ نکالے سائیڈو سے بالوں کو کرل کیئے بہت خوبصورت لگ رہی تھی --
شانزے بلیک ہاف بلاوز کے اوپر بلیو ساڑھی پہنے سائیڈ سے مانگے نکالے بالوں کو بلکل سٹریٹ کیئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی ان کی فرینڈز بھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی --

باری باری سب ماڈلوں کی طرح چلتی ہوئ اپنے جلوے دیکھا رہی تھی -- فل ڈسکو لائٹ میں میوزک کو فیل کرتے ہوئے سب جھوم رہے تھے --

For more visit (exponovels.com)

***

بھائ آپ یہاں ایک کونے میں بیٹھے کیا کر رہے وہاں سٹیج پر چلے دیکھے سب کتنا انجوائے کر رہے ہیں سلیم ریحان کو سب سے الگ ایک کونے میں بیٹھا دیکھ اس کے پاس آیا --

شانزے فون نہیں اٹھا رہی مجھے ٹینشن ہو رہی ہے

بھائ وہ گھوڑے بیچ کر سو رہی ہو گئ ٹائم تو دیکھے رات کا ایک بج گیا ہے سوئ ہو گئ --

کوئ سو دفع میں اسے کالز کر چکا ہو ایک بار تو اٹھا سکتی تھی اتنی بھی کیا گہری نیند ہوئ --

اب آپ کہا چل دیے سلیم ریحان کو وہاں سے اٹھتا دیکھ پریشانی سے بولا--

For more visit (exponovels.com)

میں شانزے کے پاس جا رہا ہوں --

میں بھی آپکے ساتھ چلتا ہوں نہیں تم ڈیڈ کے ساتھ یہی پر رہو --

بھائ ڈیڈ کے ساتھ صدام بھائ ہے اور ویسے بھی ہمیں اختیاط سے جانا ہو گا ان دونوں کے باڈی گارڈ نے ہمیں دیکھ لیا تو سسرال جانے سے پہلی ہی پرچہ کٹ جائے گا دونوں ایک ساتھ مسکرائے --

***

دونوں جیسے ہی گھر پہنچے گاڑی سے اترے میوزک کی تیز آواز انہیں سنائ دی دونوں ایک دوسرے کا چہرے دیکھے خیران ہوئے --

دونوں جلدی سے اندر کی جانب بڑھے جیسے ہی دونوں اندر داخل ہوئے گھر کا ماحول دیکھ دونوں کی آنکھیں پھیل گئی سب سے بڑا جھٹکا تو انہیں اپنی ماما اور خالہ کو دیکھ کر لگا جو میوزک کے لیرکس پر جھوم رہی تھی --

فل ڈسکو ماحول میں سب سب کچھ بولائے جھوم رہے تھے انہیں ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی کلب میں دونوں آئے ہو --

عروہ اور شانزے کو دیکھ کر دونوں کے لب مسکرائے دونوں ناگن ڈانس کرتی ہوئ ان کے دل میں اتر رہی تھی ---

واہ بھائ یہاں تو بڑا ماحول بنا ہوا ہے --ہم سے زیادہ تو یہ لوگ انجوائے کر رہے ہیں اور ہماری بیویوں کو تو دیکھوں --مجھے تو لگا تھا یہ گھوڑے بیچ کر سو رہی ہو گئ لیکن یہاں تو کچھ اور ہی چل رہا ہے --

دونوں دیوار کے پیچھے چھپے ان لوگوں کو دیکھ کر انجوائے کر رہے تھے --

For more visit (exponovels.com)

میں ابھی آیا ریحان شانزے کو اوپر سڑھیاں چڑھتا ہوا دیکھ وہاں سے کھسک گیا

جلدی آنا اگر میں پکڑا گیا تو یہ سب مل کر میرا سرما بنا دے گئے --

نہیں کچھ ہوتا تم اکیلے ہی ان سب کے لیے کافی ہوں ریحان آنکھ مارے مسکرا گیا

اور جلدی سے وہاں سے باہر نکل گیا---

واہ میڈم یہاں تو بڑا ناگن ڈانس ہو رہا ہے اور میرے سامنے تو تمہاری بولتی بند ہو جاتی ہے ایسا لگتا ہے جیسے منہ میں زبان ہی نہ ہو کوئ نہیں گن گن کر بدلے لو گا بس دو دن صبر کر لو سلیم عروہ کو ناگن ڈانس کرتا دیکھ بڑبڑایا----

***

شانزے فریش ہوئے واش روم سے باہر نکلی تھی کہ کھڑکی سے ریحان کو اندر کھودتا دیکھ خیرانگی سے اسے دیکھنے لگی --

تم -- تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں اندر کس نے آنے دیا ابھی میں سب کو بلاتی ہوں شانزے ایک سکینڈ ضائع کیۓ بنا دروازے کی جانب بڑھی اس سے پہلے شانزے باہر نکلتی ریحان بھاگتے ہوئے اسے کمر سے پکڑے اس کی پیٹھ کو اپنے سینے سے لگائے اسے اپنے شکنجے میں لے گیا ---

کہا بھاگ رہی ہو --ایک بات تم اچھے سے سمجھ لو اب تم کبھی بھی مجھ سے بھاگ نہیں سکتی اگر کوشش بھی کروگئ تو نہیں بھاگ نہیں پاوگئ۔

For more visit (exponovels.com)

تم یہاں کیا کر رہے ہوں تم تو اپنی بیچولر پارٹی سلیبریٹ کرنے گئے تھے اتنی جلدی ختم ہو گئی تمہاری پارٹی شانزے خود کو اس کے شکنجے سے چھوڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی --

اگر میں یہاں نہ آتا تو اپنی بیوی کا سیکسی روپ کیسے دیکھتا ریحان اسے گھمائے اس کا چہرہ اپنی طرف کیئے اس کے قاتل سراپے کو دیکھنے لگا اس کے ریڈ لیپسٹک سے رنگے ہوئے ہونٹ اس کے جذباتوں کو اجاگر کر رہے تھے ---

چھوڑوں مجھے جب دیکھو چیپکتے رہتے ہوں چھوڑوں مجھے شانزے اس کی نظریں اپنے ہونٹوں پر محسوس کیئے اس کے سینے پر مکے برسانے لگی ۔

یہ تو خدا کی مہربانی ہے اس نے مجھے تمہارا یہ روپ بھی دیکھایا اگر آج میں یہاں نہ آتا تو مجھے تو کبھی پتہ ہی نہیں چلتا کہ میری بیوی میں اتنا ٹیلنٹ چھپا ہوا ہے

ریحان اس کی کمرے میں ہاتھ ڈالے اسے سہلانے لگا۔۔

شانزے اس کی اس حرکت سے چونکی اور ریحان کا ہاتھ پکڑے اسے اپنی کمر سے ہٹانے لگی ریحان چھوڑوں مجھے ورنہ میں چیخ چیخ کر سب کو اکھٹا کر لو گی ۔۔

اتنے شور میں تمہاری آواز کوئ نہیں سنے گا فضول میں اپنا گلا خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ریحان دیکھو میں کہہ رہی ہو چھوڑ دو مجھے ورنہ۔۔۔شانزے اس کی آنکھوں میں دیکھے بولی۔۔

ورنہ ۔۔ورنہ کیا کر لو گی مارو گئ مجھے یہ چیخ چیخ کر گھر والوں کو بلاوں گئ ریحان طنز کئے ہنسا ۔

For more visit (exponovels.com)

شانزے غصے سے اس کی جانب دیکھے اپنا گھوٹنا اس کے پیٹ پر مار گئی ریحان درد سے پیٹ پکڑتے شانزے سے تھوڑا پیچھے ہوا۔۔

کہا تھا نہ چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔اب مزہ آیا اب مجھے ہاتھ لگایا تو اس سے بھی برا ہو گا شانزے ہاتھ جھاڑے ریحان کی جانب دیکھ کر ہنسنے لگی۔۔۔

ریحان اس کے مسکراہتے ہوئے چہرے کو دیکھے ایک منٹ بھی ضائع کئے بنے اس کے سرخ ہونٹوں پر جھکا اسے پیچھے دروازے کے ساتھ لگا گیا یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ شانزے کو سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔ریحان شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا اس کی سانسوں کو پینے لگا شانزے اس کے سینے پر مکے برسائے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

ریحان ایک ہاتھ اس کے بالوں میں پھسائے دوسرے ہاتھ اس کی کمر کو مضبوطی سے پکڑے اس کی تمام کوششوں کو نظر انداز کئے قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پینے

لگا ریحان اس کی سانسوں کو پیئے درندگی سے اس کے نچلے ہونٹ پر کاٹے پیچھے ہوا مسکرا کر اس کی اجڑی ہو حالت کو دیکھنے لگا۔

شانزے گہرے گہرے سانس بھرے اس کو غصے سے دیکھنے لگی --

کیوں کیسا لگا اب کبھی مجھے خود سے دور کیا تو یہ جو تھوڑی بہت سانسیں چھوڑی ہے اسے بھی پی جاوں گا ریحان انگوٹھے کی مدد سے اس کے نچلے ہونٹ سے بہہ رہے خون کو صاف کیۓ اس کی غصے سے بڑی آنکھوں میں دیکھنا لگا --

بہت برے ہو تم ہر بار مجھے ہارٹ کرتے ہوں شانزے کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے --

ریحان پریشان ہوا --

شانزے کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو ۔

تمہاری وجہ سے رو رہی ہو اتنی زور سے میرے ہونٹ پر کاٹا تم نے تم ہر بار ایسا ہی کرتے ہو جان بوجھ کر مجھے ہارٹ کرتے ہوں تمہیں مجھے روتا ہوا دیکھ خوشی ہوتی ہے۔۔

تمہیں درد ہو رہا ہے ریحان اسے کے نیچلے ہونٹ کو سہلائے اس کی جانب فکر مندی سے دیکھنے لگا۔

شانزے اسے فکر کرتا دیکھ ہاں میں سر ہلاگئ۔

ابھی تمہارا درد غائب کر دیتا ہوں ریحان نرمی سے اس کے زخم پر ہونٹ رکھے پیچھے ہوا شانزے کو ایک بار پھر شاک لگا اسے لگا تھا ریحان اس کے درد کا احساس کیئے اسے چھوڑ دے گا۔

اب کیسا لگ رہا ہے ریحان مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے لگا۔۔

بہت ہی گھٹیا انسان ہو۔۔کھڑوس شانزے منہ بنائے بولی۔۔

تم کیا سمجھتی ہوں میں تمہیں اتنی آسانی سے چھوڑ دو گا ابھی تو میں نے تمہیں جی بھر کر دیکھا ہی کہا ہے ریحان شانزے کو کمر سے ہی پکڑے آئنے کے سامنے کھڑا کئے خود اس کے شولڈر پر ٹھوڑی رکھے آئنے میں اسے سر سے لے کر پاوں تک دیکھنے لگا اسے اس طرح اپنی طرف دیکھتا دیکھ شانزے کو بے حد شرم آئ ---

ریحان اب بس کرو کتنا مجھے دیکھوں گئے شانزے گھبرائ شرمائ سی بولی ریحان کا اسے گہری نظروں سے دیکھنا شرم سے پانی پانی کر رہا تھا ۔

ساری عمر۔۔ ساری عمر بھی تمہیں دیکھتا رہو تو پھر بھی یہ دل نہیں بھرے گا پتہ نہیں کیسے مجھے تم سے اتنی محبت ہو گئ ریحان اس کی گردن پہ اپنا لمس چھوڑے گہری سانس بھرے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار گیا ۔۔

شانزے زور سے اپنی آنکھیں میچ گئ ۔۔

ریحان کا ہاتھ حرکت کرتے ہوئے اس کی کمر سے ہوتے ہوئے اس کے پیٹ پر ریگنے لگا ۔۔

ریحان ۔۔شانزے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بھاری سانسوں سے پکارے ہوش میں لائ ۔۔

ریحان آئنے میں اس کی بگڑی حالت کو دیکھے زور سے اس کی کان کی لو پر کاٹے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا ۔۔۔۔۔

شانزے گہرے گہرے سانس لیے خود کو پرسکون کیۓ ریحان کی طرف دیکھنے لگی جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا ۔۔۔

بہت بدتمیز گھٹیا انسان ہوں تم جاوں مجھے نہیں تم سے بات کرنی شانزے اپنی ٹون میں واپس آئ کھڑکی کی جانب چلی گئ ۔۔

تو نہ کرو میں کونسا تم سے بات کرنے کے لیے پاگل ہو رہا ہوں ریحان کی بات پر شانزے پیچھے موڑے اسے گھورنے لگی ۔۔

چلے جاوں یہاں سے دفع ہو جاوں شانزے ریحان کا ہاتھ پکڑے اسے کھینچتی ہوئ کھڑکی کے پاس لائ --

شانزے ریحان کو کھینچ رہی تھی کہ اچانک پن کھولنے سے اس کے ساڑھی کا پلو نیچے گر گیا شانزے کا شاک سے منہ کھول گیا ریحان آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا

شانزے ایک منٹ ضائع کیۓ بنا جلدی سے اپنا پلو اٹھائے کندھے پر رکھ گئ --

تم مجھے بیجھنا چاہتی ہو یہ روک رہی ہو ریحان اس کی پتلی ہوتی حالت دیکھ مسکرا گیا کوئ بہت ہی بے شرم انسان ہو --چلے جاوں شانزے اسے کھڑکی سے باہر دھکے مارتے ہوئے چلائ --

صبر رکھو لڑکی کیا مجھے مارنا چاہتی ہوں -

اگر تم یہاں سے نہ گئے تو سچ میں مار دو گی -

ویسے ایک بات کہو شانزے تجسس سے اسے دیکھنے لگی --

باہر سے تو سیکسی ہوں لیکن اندر سے تو کافی ہوٹ ہو ریحان کہے کھڑکی سے کود گیا
--

گھٹیا لوفر بے شرم انسان شانزے غصے سے کھڑکی بند کر گئ ----

****

پورا ہال لائٹوں اور پھولوں سے سجا ہوا تھا پھولوں سے سجے ہوئے سٹیج کے بیچوں بیچ عروہ اور شانزے دولہن بنی بیٹھی تھی --

دونوں کا ڈریس ایک جیسا تھا مہندی کلر کی لانگ فیری فراک جو پاوں تک آتی تھی

اس کے اوپر پینک ڈوپٹہ رکھے جس کے اوپر شیشے کا کام ہوا تھا بہت پیار لگ رہا

تھا پھولوں کی بیندیاں ، جھمکے گجرے پہنے بلکل لائٹ پیک اپ کئے دونوں بہت

خوبصورت لگ رہی تھی ---

سب مہمان باری باری مہندی کی رسمیں کیۓ ان کی نظر اتار رہے تھے ----

میری دونوں بچیاں ہمیشہ خوش رہو آباد رہوں اللہ تم دونوں کے نصیب اچھے کریں

پروین دونوں کو باری باری گلے لگائے رو پڑی عروہ اور شانزے بھی ساتھ رو پڑی

شانزے روتے ہوئے پروین کے گال چوم گئ اللہ نے اگر اسے اس کے والدین سے دور کیا تھا تو بدلے میں ڈھیر سارے پیارے کرنے والے لوگ بھی دیے تھے جو اسے اپنے پلکوں پر بیٹھائے ہوئے تھے کبھی کبھی اسے اپنی قسمت پر رشک ہوتا تھا اللہ نے اسے بہت کچھ عطا کیا تھا ، اتنا پیار کرنے والا باپ، اس پر جان نچھاور کرنے والے دو بھائ ،زندگی کے ہر دکھ اور سکھ میں ساتھ دینے والا ایک سچ اور اچھا جیون ساتھی دو دو ماوں کا پیار اور ایک اس کے دل کا ٹکڑا اس کے ہر دکھ اور خوشی کی ساتھی اس کی جان سے بھی پیاری بہن --اللہ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا کم

تھا ایک یتیم کو ان لوگوں نے نہ صرف اپنے گھر میں جگہ دی تھی بلکہ اپنے دل میں بھی جگہ دی تھی --

پروین میری بیٹیوں کو کیوں رولا رہی ہوں یہ پرائے گھر تھوڑی جا رہی ہے اپنی دوسری ماں کے گھر جا رہی ہے صائمہ دونوں کو پروین سے جدا کیئے خود کے گلے لگائے دونوں کے سر پر باری باری پیارے کیئے پیچھے ہوئ --
چلو اب چپ کر جاوں ورنہ سارا میک اپ خراب ہو جائے گا اور ساتھ میں تم دونوں کا فوٹو شوٹ بھی خراب ہو جائے گا صائمہ دونوں کے آنسو صاف کیئے مسکرا گئ عروہ اور شانزے بھی ساتھ مسکرائ -

چلو اب جلدی سے مہندی لگاوا لو مہندی والی کب سے تم دونوں کا انتظار کر رہی ہے --

شانزے اور عروہ اپنے آنسو صاف کیۓ مہندی والی کے پاس گئ --
آدھے مہمان تقریبا جا چکے تھے باقی بچے مہمان اور ان کے کزن مل کر فل میوزک لگائے انجوائے کر رہے تھے سب بڑے بیٹھ کر ڈولکی بجا رہی تھی جبکہ سب نوجوان پارٹی میوزک لگائے ڈانس کر رہے تھے ----

***

شانزے اور عروہ بہت تھک گئ تھی فل بازوں اور پاوں پڑ مہندی لگواتے لگواتے ان کی کمر اکڑ گئ تھی عروہ کی مہندی کمپلیٹ ہو گئ تھی اور تقریبا خشک بھی ہو گئ تھی جبکہ شانزے کی ابھی ایک پاوں کی مہندی رہتی تھی ۔
رات بھی کافی ہو چکی تھی رات کے دو بج رہے تھے سب مہمان تقریبا سو چکے تھے --

شانزے مجھے بہت نیند آ رہی ہے میں سونے جا رہی ہو عروہ سرخ نیند سے بھری آنکھوں سے شانزے کی جانب دیکھنے لگی شانزے کو عروہ پر بے حد پیار آیا وہ مہندی لگوانے کے باوجود اس کے پاس اس کا ساتھ دینے کے لیے بیٹھی تھی تاکہ شانزے کو اکیلا پن محسوس نہ ہو عروہ اس کا ساتھ دینے کے لیے بیٹھی تھی لیکن اب اس کی بس ہو گئ تھی تھکاوٹ کی وجہ سے اسے انتہا کی نید آ رہی تھی --
جاوں تم جا کر سو جاوں شانزے اس کی حالت دیکھتے ہوئ بولی عروہ اپنا بھاری بھرکم ڈریس سنبھالے اپنے روم کی طرف بڑھی ---

شانزے مہندی لگاوائے اس کے خشک ہونے کا انتظار کر رہی تھی کہ اس کا موبائل بجنے لگا شانزے نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو ریحان کالنگ لکھا آ رہا تھا شانزے ہلکا سا مسکرائے کال یس کیۓ کان کے ساتھ لگا گئ --

تم ابھی تک سوئے نہیں ۔۔شانزے آہستہ آواز میں بولی ۔۔

تم مجھے سونے کہا دیتی ہوں ہر وقت میرے دماغ پہ سوار رہتی ہوں جب بھی آنکھیں بند کرتا ہوں ایک دم سے آنکھوں کہ سامنے آ جاتی ہوں موبائل سے آتی ہوئ ریحان کی آواز شانزے کو شرمانے پر مجبور کر گئ ۔۔

جلدی سے باہر آ جاوں میں تمہارا گاڑی میں انتظار کر رہا ہوں ۔۔

تم اس وقت باہر کیا کر رہے ہوں شانزے پریشان ہوئ

باقی باتیں بعد میں کرنا جلدی سے باہر آو ۔۔

ریحان میں کیسے باہر آ سکتی میرے پاوں پر مہندی لگی ہوئ ہے اور وہ ابھی تک سہی سے خشک بھی نہیں ہوئ شانزے اپنے پاوں کی طرف دیکھنے لگی

ایسی بات ہے تو میں خود اندر آ جاتا ہوں اور تمہیں اپنی گود میں اٹھا کر لے جاتا ہوں اس سے تمہاری مہندی بھی خراب نہیں ہوگئ ۔۔

نہیں تم مت آنا میں خود آجاوں گی شانزے جلدی سے بولی شانزے موبائل رکھے اپنا ڈریس دونوں ہاتھوں سے پکڑے پاوں سے اوپر گھٹنوں تک اٹھائے آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی باہر کی جانب بڑھی ۔

شانزے جیسے ہی باہر نکلی ریحان کو گاڑی کی بونٹ کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دیکھ آہستہ آہستہ پاوں رکھے اس کے پاس پہنچی ۔۔۔

اس وقت تم یہاں کیوں آئے ہوں۔

ریحان سر لے کر پاوں تک شانزے کو دیکھنے لگا ریحان پورے حق سے اسے دیکھ رہا تھا ۔

ریحان کہا کھو گئے شانزے اس کے چہرے کے سامنے چٹکی بجائے اسے ہوش میں لائی ۔۔

گاڑی میں بیٹھوں ریحان اسے بازوں سے پکڑے گاڑی میں بیٹھائے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شانزے کو سوچنے سمجھنے کا موقع دیے بغیر ہی گاڑی اڑا کر لے گیا

ریحان ہم کہا جا رہے ہیں صبح کے تین بج گئے ہیں ابھی تھوڑی دیر تک سے اٹھ جائے گئے اور اگر میں گھر پہ نہ ملی تو وہ لوگ پریشان ہو گئے شانزے ریحان کی طرف دیکھنے لگی جو اس کی باتوں کو اگنور کیئے ڈرائیونگ کر رہا تھا ---

شانزے بول بول کر چپ کر گئ ریحان نے اس کے ایک بھی سوال کا جواب نہیں دیا تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد گاڑی ایک سنسان فارم ہاوس کے اندر داخل ہوئ ریحان گاڑی روکے گاڑی سے باہر نکلے شانزے کی جانب گیا شانزے خیرانگی سے اردگرد نظریں دوڑانے لگی ۔

ریحان شانزے کی طرف کا ڈور کھولے اسے اپنی گود میں اٹھائے اندر کی جانب بڑھا ۔
ریحان یہ کیا کر رہے ہو مجھے نیچے اتاروں میں خود چل سکتی ہوں شانزے ریحان کی گردن کے گرد مضبوطی سے اپنے بازوں کا حصار بنا گئ اسے بہت ڈر لگ رہا تھا ۔۔
میں جانتا ہوں تم چل سکتی ہوں لیکن اگر ابھی تم چلو گئ تو تمہارے پاوں کی مہندی خراب ہو جائے گئ تمہارے پاوں کی مہندی خراب ہو ایسا میں ہرگز نہیں چاہوں گا ۔ریحان مسکرائے شانزے کی چہرے کی طرف دیکھنے لگا۔

لیکن ریحان ہم یہاں کیوں آئے ہیں شانزے تجسس سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے بولی ۔۔۔
ابھی پتہ لگ جائے گا ریحان شانزے کو اپنی گود میں اٹھائے پول والی سائیڈ میں داخل ہوا سامنے کا نظارہ دیکھ شانزے کی آنکھیں کھل گئ ۔پورا پول سائیڈ لائٹوں

پھولوں ،سے ڈیکوریٹ ہوا بہت خوبصورت لگ رہا تھا پول سے تھوڑا سا پیچھے ایک، ٹیبل سیٹ کیا گیا تھا شانزے خیرانگی سے سب دیکھنے لگی --

کیسا لگا سرپرائز ریحان شانزے کے کان پر جھکا سرگوشی سے بولا --شانزے اس کی جانب دیکھے مسکراگئ اسے واقعی میں ہی بہت پسند آیا تھا

ریحان شانزے کو چیئر پر بیٹھائے سیٹی بجائے پیچھے ہوا شانزے خیرانگی سے ریحان کو ابھی دیکھ ہی رہی تھی کہ اوپر سے گلاب کے پھولوں کی بارش ہونے لگی

شانزے مسکرائے اپنے دونوں ہاتھ کھولے ریحان کی جانب دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا ---

پھولوں کی بارش ختم ہوتے ہی شانزے بھاگتی ہوئ ریحان کےگلے لگ گئ اسے آج ریحان پر بہت پیار آ رہا تھا اسے یقین نہیں تھا کہ ریحان کبھی بھی اس کے لیے ایسا کچھ کرے گا ---

یہ سب بہت اچھا ہے مجھے بہت پسند آیا شانزے ریحان سے الگ ہوئ اسے دیکھنے لگی ریحان نے دوبارہ سیٹی ماری تو بیک گراؤنڈ میوزک چلنا شروع ہو گیا کیا تم میرے ساتھ ڈانس کرنا پسند کرو گی ۔

ریحان ایک گھٹنے پر نیچے بیٹھے ایک ہاتھ اپنا شانزے کے آگے پھیلائے اس کی آنکھوں میں دیکھے بولا ۔۔

شانزے کو آج شاک پہ شاک لگ رہے تھے اسے امید نہیں تھی ریحان اس کے لیے ایسا کچھ بھی کر سکتا ہے ۔۔

شانزے گھبرائ گھبرائ سی اپنا ہاتھ نیچے بیٹھے ہوئے ریحان کے ہاتھ میں رکھے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھنے لگی ریحان اس کے ہاتھ کی پوشت کو اپنے لبوں سے لگائے کھڑا ہوئے اس کی کمر میں ایک ہاتھ ڈالے اسے گھول گھول گھومانے لگا

شانزے اپنا آپ ریحان کے سپرد کئے جیسے جیسے وہ کر رہا تھا بس اس کا ساتھ دینے لگی ۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ریحان اسے اپنے بے حد قریب کئے اس کا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھے دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پھسائے اس کی پیشانی پر اپنی پیشانی رکھے پاوں سے آہستہ آہستہ حرکت کرنے لگا دونوں ایک دوسرے کی بھاری ہوئ سانسیں اچھے سے محسوس کر سکتے تھے۔۔

جو تم نہ ہووووو تو ہم بھی ہم نہیں۔،
جو تم نہ ہوووووو تو ہم بھی ہم نہیں۔۔
نہ چاہیے کچھ تم سے زیادہ تم سے کم نہیں۔۔

گانے کے لیرکس پر دونوں آنکھیں بند کئے ایک دوسرے کو بس محسوس کئے آہستہ آہستہ حرکت کر رہے تھے گانا ختم ہونے پر دونوں ہوش میں آئے۔۔

For more visit (exponovels.com)

میں ابھی ایک منٹ میں آیا ریحان کچھ یاد آنے پر شانزے سے الگ ہوا باہر کی جانب بھاگا تقریباً پانچ منٹ کے بعد بھاگتا ہوا واپس آیا۔۔۔

ریحان تم کہا گئے تھے شانزے پریشان ہوئ بولی ۔

شانزے میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ریحان شانزے کے بلکل سامنے کھڑے ہوئے اس کی گہری کالی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے شانزے کو کنفیوز کر گیا۔۔

آئ لو یو مائے لائف ۔۔کیا تم مجھ سے شادی کرو گی ریحان اس کے دونوں گھٹنوں پر جھکے رنگ کا بوکس کھولے شانزے کے سامنے کئے بولا۔۔

شانزے خیرانگی سے ریحان کی طرف دیکھنے لگی اس کی آنکھوں سے خودبخود آنسو بہہ نکلے ۔

شانزے اپنے آنسو صاف کئے ہاں میں سر ہلائے اپنا دائیں ہاتھ ریحان کے سامنے کر گئ ۔۔

شانزے کا دل تیزی سے دھڑکا رہا تھا آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے
اس کا جسم ہلکے ہلکے کانپ رہا تھا اللہ کا جتنا شکر ادا کریں اتنا کم تھا اس نے اسے
بہت نوازہ تھا ریحان اسے انگوٹھی پہنائے اس کے ہاتھ کو لبوں سے چومے کھڑے
ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا گیا۔۔
شانزے بھی زور سے اس کے گلے سے لگ گئ ایک سکون سا اس کے اندر اترا تھا
کئ لمحوں تک دونوں ایسے ہی ایک دوسرے کے گلے لگے رہے ہیں تھوڑی دیر بعد
ریحان اسے خود سے جدا کئے اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا رونے سے اس کا
کاجل آنکھوں سے باہر پھیل گیا تھا۔۔
میں نے تو اپنی محبت کا اظہار کر دیا اب تم بھی کر دو ریحان اس کے لیپسٹک سے
سجے لبوں کو انگوٹھے سے سہلائے بولا۔۔
تمہیں کس نے کہہ دیا مجھے تم سے محبت ہے شانزے واپس اپنی ٹون میں آئ
ریحان کے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں سے پرے جھٹک گئ ۔۔

ریحان آنکھیں بڑی کیۓ اس فریبی لڑکی کو دیکھنے لگا ابھی کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ ایسی چیپکی ہوئ تھی جیسے دنیا میں سب سے زیادہ محبت اسی سے کرتی ہوں ریحان شانزے کے چہرے کو گھورنے لگا --

ایسے کیا دیکھ رہے ہوں شانزے اسے خود کو گھورتے ہوئے دیکھتا دیکھ بولی --

میں دیکھ رہا ہوں تم کتنی جلدی اپنا رنگ بدلتی ہوں ارے گرگٹ بھی اتنی جلدی رنگ نہیں بدلتا جتنی جلدی تم بدلتی ہوں --

میں نے کیا رنگ بدلہ ہے جو سچ ہے وہی کہا ہے

اچھا تو تم مجھے سے محبت نہیں کرتی ریحان اسے ایک بار پھر کمر سے پکڑے اپنے بے حد قریب کر گیا --

اگر تم مجھ سے محبت نہیں کرتی تو میرے نزدیک آنے سے تمہاری دل کی دھڑکن کیوں تیز ہو جاتی ہے تمہاری سانسیں کیوں بھاری ہو جاتی ہے ریحان اس کے اتنے قریب تھا کہ بات کرتے ہوئے اس کے ہونٹ شانزے کے ہونٹوں کو چھو رہے

For more visit (exponovels.com)

تھے ریحان کی گرفت اس پر اتنی مضبوط تھی کہ شانزے چاہ کر بھی پیچھے نہیں ہو پا رہی تھی --

ریحان--- شانزے مشکل سے ہی بول پائ تھی کہ ریحان اس کے نرم ملائم ہونٹوں پر جھکا انہیں اپنی دسترس میں لے گیا شانزے زور سے اپنی آنکھیں بند کئے اس کے کالر کو مضبوطی سے تھام گی آہستہ آہستہ ریحان کی شدت بڑھتی جا رہی تھی

کافی دیر سے ریحان اس کے ہونٹوں پر جھکا اپنی لبوں کی پیاس بجا رہا تھا شانزے کا سانس بند ہونے کو تھا شانزے کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ابھی اس کی سانسیں بند ہو جائ گئ ۔ تھوڑی دیر بعد ریحان اپنی پیاس بجھائے اس کے نیچلے ہونٹ کو ہلکا سا کاٹے پیچھے ہوا ----

شانزے گھرے گھرے سانس بھرے اس کی جانب دیکھنے لگی ۔

اب شاید تمہیں محبت کا احساس ہو گیا ہو اگر ابھی بھی نہیں ہوا تو بتا دینا اس سے ہیوی ڈوز بھی میرے پاس موجود ہے ریحان مسکرائے اس کی ناک کو ہلکا سے کاٹ گیا۔۔

ریحان تم بہت بدتمیز ہو مجھے نہیں یہاں رہنا مجھے گھر واپس جانا ہے شانزے ریحان کو خود سے دور کیے پیچھے ہٹی۔۔

گھر تو ہم اب صبح ہی چلے گئے ابھی یہ وقت تمھارا اور میرا ہے ابھی تو ہم نے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہے کچھ اپنے دل کی کرنی ہے کچھ تمہارے دل کی سننی ہے ریحان شانزے کا ہاتھ پکڑے اسے چئیر پر بیٹھائے بولا۔۔

لیکن یہ سب باتیں ہم کل بھی تو کر سکتے ہیں ویسے بھی کل میں آپ کے پاس آ جاوں گئ ابھی گھر چلتے ہیں سب مہمان گھر پر ہی ہے اگر میں صبح گھر نہ ہوئ تو سب کیا سوچے گئے عروہ اور خالہ بھی پریشان ہو گئ ۔شانزے فکر مندی سے بولی۔۔

مجھے چھوڑ کر تمہیں ہر ایک کی پرواہ ہے اور ویسے بھی کل رات کون کمبخت باتیں کرے گا کل کی رات تو ہماری سہاگ رات ہے --ریحان-- شانزے کہے شرما گئ

ریحان اس کے سرخ ہوئے گالوں کو دیکھے مسکرا گیا---

***

تم دونوں ابھی تک تیار نہیں ہوئ بارات آ چکی ہے پروین ہڑبڑاتی ہوئ برائیڈل روم میں داخل ہوئ ۔

ہم تیار ہے ماما عروہ اپنا ڈریس ٹھیک کئے کھڑی ہوئ پروین کو اپنا آپ دیکھانے لگی --

دونوں مہرون فیری لہنگے پہنے ہوئے تھی لہنگوں پر گولڈن موتیوں اور بڑے سٹون کا کام ہوا تھا دونوں ہی بہت خوبصورت لگ رہی تھی --

For more visit (exponovels.com)

ماشا اللہ اللہ تم دونوں کو بری نظر سے بچائے پروین دونوں کو گلے سے لگائے دعائیں دیتے ہوئے پیچھے ہوئ --

***

نکاح کی رسم شروع ہو چکی تھی سلیم نکاح نامے پر دستخط کئے دعائیں مانگے سب سے مبارکباد وصول کرنے لگا --

دونوں بھائ میرون گولڈن شیروانی پہنے بہت ہینڈسم لگ رہے تھے --

عروہ کے نکاح پر سائن کرنے کے بعد چاروں کو ایک ساتھ سٹیج پر بیٹھایا گیا عروہ اور شانزے کے چہرے پر نیٹ کے ڈوپٹے کا گھونگھٹ تھا ساری رسمیں کرنے کے بعد تھوڑا سا فوٹو شوٹ کرنے کے بعد رخصتی کا شور برپا ہو گیا ----

For more visit (exponovels.com)

دونوں پروین کے گلے لگ کر خوب روئ تھی سب سے زیادہ عروہ رو رہی تھی یہ دنیا کا دستور تھا بیٹی کو ایک دن اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر جانا ہی ہوتا ہے چاہے وہ کتنے ہی سال کیوں نہ گزار لے ان کے ساتھ لیکن ان کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہی ہوتا ہے ----

میری بہنوں کا دھیان رکھنا اگر انہیں ذرہ سی بھی تکلیف پہنچائ تو تم دونوں کا وہ حال کروں گا کہ ساری زندگی بستر سے نہیں اٹھ پاوں گے صدام ریحان اور سلیم کو گلے سے لگائے ان کان میں سرگوشی سے بولا --

ریحان اور سلیم اس کی بات سنے مسکرا گئے وہ اچھے سے اس کی فیلنگ سمجھ رہے تھے ایک بھائ کا اپنی بہن کے ساتھ پیار شاید ایسا ہی ہوتا ہے بھائ کبھی بھی اپنی بہن کے ساتھ غلط ہوتا نہیں دیکھ سکتا بھائ ہی بہنوں کے موخافظ ہوتے ہیں ---

عروہ کو سلیم کی گاڑی میں بیٹھایا جبکہ شانزے کو ریحان کی گاڑی میں بیٹھایا گیا تھا دونوں ڈرئیوانگ سیٹ پر بیٹھے خود گاڑی ڈرائیو کیئے وہاں سے نکل گئے ---

***

عروہ یار چپ کر جاوں ہم کونسا اتنی دور جا رہے ہیں یہ دس منٹ کا تو راستہ ہیں جب تمہارا دل کریں اپنے گھر آ جانا سلیم عروہ کو مسلسل روتا دیکھ تنگ آئے بولا-----

اگر میری جگہ آپ اپنا گھر چھوڑتے تو میں تب آپ سے پوچھتی آپ بھی میری طرح ہی رو رہے ہوتے کتنا سارا وقت گزارا ہے میں نے اس گھر میں میرا سارا بچپن وہی گزرا ہے ہر خوشی اور غمی میں نے اس گھر میں دیکھی ہے اب اچانک سے سب کچھ چھوڑنا --آپکو تو یہ سب مذاق لگتا ہے ایک تو شوہر کے لیے لڑکیاں اپنا سب

کچھ چھوڑ کر اسے کے ساتھ آتی ہے اس کا گھر بسانے کے لیے اوپر سے وہی شوہر ہمیں باتیں کرتے ہیں عروہ غصے سے سلیم کی جانب دیکھنے لگی --

ارے بابا --میرے وہ کہنے کا مطلب نہیں تھا میں تو اس لیے کہہ رہا تھا کہ تمہارا میک اپ خراب نہ ہو جائے اگر رونے سے تمہارا میک اپ پھیل گیا تو بھوتنی لگنے لگوں گئ سلیم اسے دیکھ مسکرا گیا۔

اتنا بھی سستا میک اپ نہیں ہوا جو تھوڑے سے آنسو سے خراب ہو جائے عروہ اسے دیکھ اپنا چہرے کا رخ دوسری طرف پھیر گئ --

سلیم خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جو منہ پھیلائے بیٹھ گئ تھی سلیم اسے گھر جا کر منانے کا ارادہ رکھتا تھا ---

***

ریحان یہ تم مجھے کہا لے کر جا رہے شانزے انجان راستے دیکھ پریشانی سے ریحان سے مخاطب ہوئ

یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے --

بلکل سہی--یہ گھر کا راستہ نہیں ہے ہم گھر نہیں جا رہے ہم کہی اور جا رہے ہیں

-

ہم کہا جا رہے ہیں گھر میں سب لوگ ہمارا انتظار کر رہے ہو گئے شانزے پریشان ہوئ --

اس لیے تو گھر نہیں جا رہے وہاں پر موجود سب لوگ ہمیں پریشان ہی کرتے اور میں آج کسی قسم کی پریشانی نہیں چاہتا گھر میں میں نے انفارم کر دیا ہے اس لیے ٹینشن کی کوئ بات نہیں --

ریحان تم مجھے کہا لے کر جا رہے ہوں شانزے کا دل اندر سے کانپنے لگا تھا آنے والے وقت کا سوچ سوچ کر ہی اس کا برا حال ہو رہا تھا --

یہ سرپرائز ہے تمہارے لیے ریحان شانزے کی جانب دیکھے مسکرا گیا --

شانزے کافی نروس ہو رہی تھی ریحان اس کے حالت سے جان بوجھ کر انجان بنا گاڑی چلا رہا تھا

***

سلیم سب سے لڑتے لڑاتے رات کے تقریبا بارہ بجے کمرے میں داخل ہوا سامنے بیڈ پر پھولوں کے بیچوں بیچ بڑا سا گھونگھٹ نکالے عروہ بیٹھی اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی--

سلیم کو کمرے میں آتا دیکھ عروہ خود میں سمٹ گئ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا گھبراہٹ حد سے زیادہ ہو رہی تھی --

سلیم عروہ کے پاس بیڈ پر بیٹھے اس کے لمبے گھونگھٹ کو دیکھ مسکرا گیا --
کیا مجھے گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت ہے سلیم نہایت ادب سے بولا عروہ کا دل دھڑکا گیا --
عروہ گھونگھٹ کے اندر سے ہی ہاں میں سر ہلائے اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے تھام گئ اسے عام حالات میں سلیم سے اتنی شرم آتی تھی آج تو شاید شرم سے مر ہی نہ جائے --

سلیم آہستہ آہستہ سے اس کا گھونگھٹ اٹھائے ڈوپٹہ اس کے سر پر ٹکا گیا --
عروہ نروس ہوئ آنکھیں نیچے جھکائیں بیٹھی تھی ۔
سلیم عروہ کی حالت اچھے سے سمجھ رہا تھا اس لیے وہ کوئ جلد بازی نہیں کرنا چاہتا تھا ۔

تمہیں مجھ سے اپنی منہ دیکھائ نہیں چاہیے سلیم ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر کئے اس کی جھکی ہوئ آنکھوں کی طرف دیکھے بولا ۔

چاہیے عروہ نظریں جھکائے بولی سلیم کے دل کو دھڑکا گئ اس پل سلیم کو عروہ پر بے پناہ پیار آیا ۔

اگر منہ دیکھائ چاہیے تو پہلے مجھے ناگن ڈانس کر کے دیکھانا ہو گا عروہ خیرانگی سے نظریں اٹھائے اس کی جانب دیکھنے لگی ۔۔

اس دن پارٹی پر جیسا ڈانس کر رہی تھی بلکل ویسا ہی۔

آپ کو کس نے کہا کہ میں نے پارٹی پر ڈانس کیا تھا عروہ کا شاک لگا ۔۔

مجھے ڈانس نہیں آتا ۔۔

میری جان جھوٹ بولنے کا کوئ فائدہ نہیں ہے میں نے خود ان گنہگار آنکھوں سے تمہیں ڈانس کرتے دیکھا ہے جھوٹ بولنا بے کار ہیں سلیم عروہ کے گال سہلائے پیارے سے بولا۔۔۔

عروہ سلیم کی بات سنے شرم سے نظریں جھکا گئ ۔چلو اٹھو اگر منہ دیکھائ چاہیے ڈانس تو کرنا پڑے گا ۔۔

نہیں چاہیے مجھے منہ دیکھائ عروہ کہے شرم سے سلیم کے سینے میں منہ چھپا گئ

سلیم بھی مسکرائے اس کے گرد مضبوط حصار بنا گیا ۔۔۔۔

عروہ کو سینے سے لگائے ہی سلیم گولڈ کی چین اس کے گلے میں پہنائے وہاں پر اپنے لب رکھ گیا عروہ زور سے اپنی آنکھیں بند کر گئ ۔۔

میں نے تو منہ دیکھائ دے دی اب تمہاری باری سلیم عروہ کو خود سے جدا کئے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بلکل قریب کئے اس کے سرخ گلاب کی پتیوں جیسے ہونٹوں کو دیکھے اس سے اجازت طلب کرنے لگا ۔

عروہ شرم سے اپنی آنکھیں جھکا گئ سلیم اس کی جھکی ہوئ آنکھوں کو دیکھ مسکرائے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اپنے مزید قریب کر گیا عروہ اس کی جان لیوا قربت کو برداشت کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر گئ ۔۔

For more visit (exponovels.com)

سلیم اسے بیڈ پر لٹائے کمرے کی تمام لائٹ آف کیۓ ایک بار پھر عروہ پر جھکا اپنی شدتیں لٹانے لگا

کمرے کی لائٹ بند ہونے سے عروہ کی شرم اور جھجک کئ حد تک کم ہو گئ تھی --

***

ریحان مجھے نیچے اتاروں لوگ دیکھ رہے ہیں شانزے ریحان کی گود میں مچلتی ہوئ غصے سے بڑی آنکھوں سے اس کی جان دیکھنے لگی جو دنیا کی پرواہ کیۓ بنا اسے گود میں اٹھائے روم کی جانب بڑھ رہا تھا --

ہوٹل میں موجود سب لوگ آنکھیں پھاڑے پھاڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے

ریحان کو تو کوئ فرق نہیں پر رہا تھا لیکن شانزے شرم سے اپنی نظریں نہیں اٹھا پا رہی تھی --

ریحان شانزے کی باتوں کو اگنور کئے روم کا لاک کھولے روم کے اندر داخل ہوئے روم دوبارہ لاک کر گیا۔

ریحان شانزے کو گود سے نیچے اتارے دروازے کے بلکل ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ سے لائٹ آن کر گیا

جیسے ہی پورا کمرہ روشن ہوا شانزے خیرانگی سے پورے کمرے کو دیکھنے لگی پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا ہوا تھا یہاں تک کمرے کا پورا فلور بھی پھولوں سے سجا ہوا شانزے ساری باتیں بولائے کمرے کی خوبصورتی میں کھوگئ --

کیسا لگا ہمارا روم ریحان اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اس کی پوشت کو اپنے سینے سے لگائے اس کے کان میں سرگوشی کئے اس کا دل دھڑکا گیا --

شانزے خاموشی سے سر جھکا گئ اس کے پاس کچھ کہنے کے لیے الفاظ ہی نہیں تھے ریحان اس کے سر سے ڈوپٹہ نکالے اس کی گردن کو اپنی ناک سے سہلائے وہاں پر اپنے لب رکھ گیا۔

ریحان۔۔۔شانزے آنکھیں بند کیئے اسے پکار گئی ۔

آج تم مجھے نہیں روک سکتی آج کی رات ہماری ہے آج ہم سب کچھ بولائے بس ایک دوسرے کو محسوس کرے گئے ریحان اس کا رخ اپنی طرف کیئے اس کے لبوں پر پوری شدت سے جھکے قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پینے لگا شانزے بھی اس کے سر میں ہاتھ چلائے اس کا بھر پور ساتھ دینے لگی

ریحان شانزے سے جدا ہوئے بنا ہی اسے اپنی گود میں اٹھائے ایسے ہی بیڈ پر لٹائے اس سے جدا ہوئے اس کی بند آنکھیں اور خوبصورت چہرے کو دیکھنے لگا ریحان کے دور ہوتے ہی شانزے گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے ریحان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

ریحان اپنے کپڑے اتارے لائٹ بند کیئے ایک بار پھر شانزے پر جھکا اس کی گردن کو اپنے لبوں سے چھوئے ایک ایک کر کے اس کی ساری جیولری اتارے وہاں پر اپنے لب رکھ گیا شانزے کوئی مزاحمت نہیں کر رہی تھی آنکھیں بند کیئے بس

ریحان کی قربت محسوس کیۓ اس کا ساتھ دے رہی تھی ریحان اس کے لبوں کو چھوئے اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑے اس کے سینے کی جانب بڑھا اس کے بلاوز کی ہوک کھولے اسے شانزے کے جسم سے جدا کیۓ وہاں اپنے لب رکھ گیا شانزے اس کی قربت کو برداشت کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں میں تکیے کو زور سے دبوچ گئ ----

آج دونوں دو جسم اور ایک روح ہو گئے تھے ریحان شانزے کا پور پور اپنی شدتوں سے مہکا گیا تھا۔

آئی لو یو مائے لائف ریحان اس کے کان میں سرگوشی کیۓ اس کے ہونٹوں پر جھکے انہیں اپنی دسترس میں لے گیا----

***

ایک سال بعد ---

ریحان اٹھو -- شانزے گھوڑے بیچ کر سو رہے ریحان کو زور زور سے پکارتے ہوئے اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگی -

شانزے یار کیا مسئلہ ہے ابھی تو سویا تھا ریحان آنکھیں مسلتے ہوئے اٹھا -

تمہارے پیارے بیٹے پھر سے اٹھ گئے ہیں شانزے ایک ہاتھ میں بلاج کو اٹھائے اور دوسرے ہاتھ میں غازیان کو اٹھائے کھڑی ریحان کو گھورتے ہوئے بولی --

یار یہ سوتے کیوں نہیں ریحان دونوں کو روتا ہوا دیکھ اپنا سر پکڑ گیا -

پتہ نہیں مجھے لگتا ہے شاید انہیں کہی درد ہو رہا ہے شانزے پریشانی سے دونوں کی جانب دیکھنے لگی جو مسلسل روئے جا رہے تھے شانزے کے چپ کروانے پر بھی چپ نہیں ہو رہے تھے -

ریحان وہاں بیٹھے کیا دیکھ رہے ہو چپ کرواو انہیں یہاں آکر شانزے ریحان کو بیٹھ کر تماشا دیکھتے دیکھ کر بھڑکی ---

یار انہیں ماما کے پاس لے جاوں مجھے صبح آفس جانا ہے --

اچھا ماما نے پیدا کرنے کو کہا تھا تمہیں ہی جڑواں بچے چاہیے تھے۔ اب جب ہو گئے ہیں تو سنبھالے نہیں جا رہے --

یار مجھے کیا پتہ تھا اللہ میری اتنی جلدی سن لے گا اور مجھے دو تحفے دے دیں گا

ریحان شانزے سے ایک بے بی لیتے اسے چپ کروائے بولا--

دونوں ایک ایک بے بی اٹھائے کمرے میں ٹہلتے ہوئے انہیں چپ کروا رہے تھے

--

دن کو صائمہ اور عروہ انہیں سنبھالتی تھی اور رات کو شانزے اور ریحان پورے گھر والوں کی ناک میں دم کر رکھا تھا دونوں نے نہ خود سوتے تھے اور نہ کسی کو سونے دیتے تھے --

***

چھ سال بعد ---

نور میری بہن ہے --نہیں نور میری بہن ہے تینوں نور کو بازوں سے پکڑے اپنی اپنی طرف کیھچنے کی کوشش کر رہے تھے نور بیچاری ان تینوں کے درمیان پھنسی اونچی اونچی رو رہی تھی --

نور کی رونے کی آواز سن کر صدام انعم اور ان کے ساتھ سارے بھاگتے ہوئے ہال میں آئے --

کیا ہوا نور بیٹا صدام بھاگتے ہوئے اپنی چار سالہ نور کو اپنے سینے سے لگا گیا --

باقی سب بھی پریشان ہوئے ان تینوں کی جانب دیکھنے لگے جو آپس میں لڑ رہے تھے۔

کیا ہوا تم تینوں کیوں لڑ رہے ہوں سلیم تینوں کو الگ کیۓ ان کی جانب دیکھنے لگا

چلاچو ان دونوں کو بتا دے کہ نور میری بہن ہے اور وہ صرف میرے ساتھ کھیلے گی

غازیان غصے سے چلایا --

نہیں پاپا نور میری بہن ہے اور وہ صرف میرے ساتھ کھیلے گی سلیم کا پانچ سالہ بیٹا عمر غازیان کو دھکا مارے بولا نور تم دونوں کی نہیں صرف میری بہن ہے تینوں ان کے سامنے ہی آپس میں لڑنے لگے تینوں ہر چیز شئیر کر سکتے تھے لیکن نور کو شئیر نہیں کر سکتے تھے یہ تینوں جتنا نور کے ساتھ ساتھ رہنے کی کوشش کرتے تھے نور اتنا ہی ان تینوں سے دور بھاگتی تھی کبھی ان تینوں کے ہاتھ آ جائے تو یہ نور بیچاری کو رلا کر ہی چھوڑتے تھے ----

غازیان، بلاج، عمر ادھر آو تم تینوں صدام تینوں کو آواز لگائے اپنے پاس بلانے لگا صدام صوفے پر بیٹھتے ہوئے نور کو اپنی گود میں بیٹھائے تینوں کو بھی اپنے ساتھ بیٹھا گیا --

دیکھوں نور تم تینوں کی بہن ہے آپس میں لڑنے کی بجائے تینوں مل کر اس کے ساتھ کھیلوں اگر تم تینوں ہی نور کے لیے جھگڑا کرو گئے تو اس کی حفاظت کون کرے گا آج بھی تم تینوں نے اس کو چوٹ پہنچاءِ ہے دیکھو تم لوگوں کی بہن کیسے رو رہی ہے صدام موٹی گول مول سے نور کو دیکھتے ہوئے بولا --
نور چپ ہو جا دیکھ آج کے بعد ہم تمہیں کبھی چوٹ نہیں پہنچائے گئے بلکہ ہم آج کے بعد تمہاری حفاظت کرے گئیں بلاج نور کے آنسو صاف کئے اس کے گول مول گالوں کو چوم گیا --
ہم بھی نور کی حفاظت کرے گئے تینوں ایک ساتھ نور کے گلے لگے --
ان کا پیار دیکھے وہاں موجود سب لوگ مسکرا گئے --

*****

ختم شد